INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۲۰

۱۷ تا ۲۳ جمادی الاوّل ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۳ تا ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۵ء

مسلمان
ایک انقلابی قوم

عروج
زوال
امکانات

بوریہ نشین رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
عالمگیر فوجی طاقتوں کے نام

قادیانی اُمت کے سربراہ
مرزا طاہر
کے نام کھلا خط

قادیانیوں کے لئے
دو ہی راستے ہیں

آپ کے مسائل

مولانا مفتی منیر احمد اخون

سوال...... زید کا تعلق فقہ حنفی اہل سنت و الجماعت سے ہے اس نے اپنی بیوی کو بقائمی ہوش و حواس بلاجبر تین طلاق تحریری طور پر دے ہے۔ جبکہ لڑکی والے کہتے ہیں کہ موجودہ عائلی قوانین کے تحت جب تک چیرمین کے پاس یا عائلی کورٹ میں جاکر طلاق نہ دی جائے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اس حوالہ میں انہوں نے پاکستان ٹیلی ویژن صبح کی نشریات (قانونی مشورے) CNN کا حوالہ دیا۔ جس میں کہا جاتا ہے کہ جب تک چیرمین کو مطلع نہیں کیا جاتا طلاق مغلظ بھی واقع نہیں ہوتی۔ جب کہ لڑکے کا موقف ہے کہ حنفی مسلک کے تحت طلاق مغلظ ہوگئی ہے۔ مگر لڑکی والے اس کو نہیں مانتے۔

۱۔ کیا تین طلاق کے بعد طلاق مغلظ ہوگئی۔

۲۔ کیا موجودہ عائلی قوانین۔ صحیح ہیں اور چیرمین کے بغیر طلاق نہیں ہوگی

۳۔ کیا لڑکا اپنی مطلقہ ماں کو اپنے باپ کے ہمراہ ایک مکان میں رکھ سکتا ہے کیونکہ باپ اکثر بیمار رہتا ہے اولاد پر تیمارداری فرض ہے۔

جواب...... صورت مسئولہ کے مطابق تین طلاق مغلظ واقع ہوچکی ہیں اب بغیر تحلیل شرعی دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔

جب شرعاً" طلاق مغلظ ہوچکی تو باپ (سابقہ خاوند) کے ساتھ رکھنے کا کیا مطلب؟ یہ قطعاً" غلط ہے۔ باقی رہے عائلی قوانین یہ خالص غیر اسلامی ہیں' قرآن و سنت کے واضح قوانین کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

سوال...... وارثت کے مال کی تقسیم کا طریقہ کار قرآن شریف سے واضح ہے کاروبار میں لگے ہوئے مال کی کیا پوزیشن ہوتی ہے؟ جبکہ کاروبار میں سب بچے شریک کار نہ ہوں۔

جواب...... کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ بھی ترکہ میں شامل ہوگا اور شرعی حصوں کے مطابق وارثوں میں تقسیم ہوگا' کاروبار میں شریک اور غیر شریک دونوں طرح کے ورثاء برابر کے حق دار ہوں گی اِلّا یہ کہ غیر شریک ورثاء شریک ورثاء کے حق میں بخوشی دستبردار ہوجائیں۔

لیکن اگر زندگی میں جائیداد وارثوں میں تقسیم کرنا منظور ہو تو جتنا چاہے مالک اپنی ملکیت میں رکھے اور باقی کو تمام ورثاء میں برابر تقسیم کرکے ان کو مالک بنادے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔

البتہ وہ بچے جو باپ کے ساتھ کاروبار میں شریک ہیں اس طور پر کہ باپ کا ہاتھ بناتے ہیں ان کے لئے اگر باپ چاہے تو حق خدمت کے طور پر اپنی زندگی میں مناسب حصہ جائیداد کا ان کو باقاعدہ مالک بنادے یا اگر کاروبار میں حصہ مقرر کرتا ہے تو وہ باقاعدہ مقرر کرکے تمام ورثا کو مطلع کردے' قانونی کاغذی کارروائی بھی کرلی جائے تو اچھا ہے تاکہ کل کو تنازع کا اندیشہ نہ رہے ہٰکذا فی الکتب الفقہ فقط واللہ اعلم

سوال...... میں ایک جیولرز کی دکان پر کام کرتا ہوں اور اس وجہ سے اس جیولرز کی لائن سے بہت واقفیت ہے اور اسی وجہ سے میں نے دوکان سے ہٹ کر علیحدہ ایک کاریگر کے پاس کچھ سونا کاروبار کے نظریئے سے لگایا ہوا ہے۔ اس میں پہلے آپ کو ایک بات بتاتا چلوں کہ یہ کاریگر حضرات جو زیور بناتے ہیں اس میں ٹانکہ بھی لگتا ہے اور یہ ٹانکہ ہر کاریگر اپنے ایک معیار کے مطابق کم و بیش لگاتا ہے اور یہ ٹانکہ ہی کاریگر کی بچت ہوتی ہے۔ ہمارے جو کاریگر ہیں ان کا معیار یہ ہے کہ ایک تولے پر ڈیڑھ گرام ٹانکہ لگاتے ہیں اور یہ ٹانکہ بھی ہر کاریگر کے مطابق اچھا اور خراب بنا ہوتا ہے ہمارے کاریگر جو ٹانکہ استعمال کرتے ہیں جو ڈیڑھوں کا ٹانکہ کہلاتا ہے یعنی اس ٹانکہ کی مناسبت یہ ہوتی ہے کہ ۶ گرام تانبہ ۶ گرام چاندی ۹ گرام سونا اب مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اپنے طور پر ایک کاریگر کو ۱۵ تولے سونا کاروبار کے نظریئے سے دیا ہے وہ کاریگر اس سونے کو اپنے کام میں لے رہا ہے اور زیور بنا کر دوکانداروں کو دیتا ہے اور اس زیور میں ٹانکہ اس کاریگر کی بچت ہے۔ اس بچت میں سے وہ کاریگر ہر ماہ بطور نفع کے ہمیں سونا دیتا ہے یہ سونا ہم نے باہمی رضامندی سے ۱۰ تولے پر ۴ گرام سونا مقرر کیا ہے۔ یعنی ہمارے ۱۵ تولے سونا پر وہ کاریگر ہمیں ہر ماہ ۶ گرام سونا دے رہا ہے اب اس میں ایک دو باتیں آپ ذہن میں رکھ لیں کہ یہ ٹانکہ کا معیار کاریگر کا ایک ہی رہتا ہے یہ نہیں کہ ایک مہینے کم لگایا تو اگلے مہینے زیادہ لگائے۔ دوسری بات یہ کہ سونے کا بھاؤ ہر ماہ الگ الگ ہوتا ہے اور یہ ہر ماہ کم و بیش ہوتا ہے کاریگر سے جو ۶ گرام سونا مقرر کیا ہے وہ اس لئے کہ کاریگر کے لئے سونا دینا آسان ہوتا ہے بہ نسبت رقم دینے کے کاریگر جو ۶ گرام سونا دے رہا ہے اس کی قیمت ہر ماہ کم و بیش ہوتی ہے۔

جواب...... مذکورہ طریق کار تو شرعاً" صحیح معلوم نہیں ہوتا البتہ اس کی صحیح شکل یہ ہوسکتی ہے کہ پندرہ تولہ سونے پر جس قدر منافع ہو اس کا فیصد باہم مقرر کرلیا جائے کہ اتنا فیصد سونے کے مالک کا اور اتنے فیصد کاریگر کا ہوگا' جبکہ چھ گرام طے کرنا غلط ہے۔

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

ختم نبوت کانفرنس ۲۰ اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز عصر تا رات گیارہ بجے جامع مسجد توحید سے متصل گراؤنڈ میں منعقد ہورہی ہے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم' حضرت مفتی نظام الدین شامزی' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مفتی منیر احمد اخون مہمانان خصوصی ہوں گے۔ تمام مسلمانوں سے شرکت کی خصوصی درخواست ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد ۱۴
شمارہ ۲۰

۱۷ تا ۲۳ جمادی الاول ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۱۳ تا ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ	۴
بوریہ نشین رسول عربی ﷺ کا فرمان عالمی فوجی طاقتوں کے نام	۶
قادیانی امت کے سربراہ مرزا طاہر کے نام کھلا خط	۹
مسلمان۔ ایک انقلابی قوم	۱۱
شہدائے ختم نبوۃ	۱۷
اخبار ختم نبوت	۲۱

قیمت ۳ **روپے**

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۳۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ۔ الائیڈ بینک انوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجاب کے متوازی وزیر اعلیٰ کا انتقال-------جانشین کے لئے درس عبرت!

چند ماہ سے پنجاب کی مسند اقتدار وفات و برخاست کے بھنور میں پھنسی دکھائی دیتی ہے۔ مگر افسوس کہ حکمرانی کا خمار ارباب اقتدار کو درس عبرت حاصل کرنے کی مہلت ہی نہیں دے رہا۔ ابھی کچھ دنوں کی بات ہے کہ علماء کرام اور دینی مدارس کو نیست و نابود کر دینے والی گرجدار آواز چوہدری الطاف کی میت کے روپ میں ایوان اقتدار سے برآمد ہوئی۔ جنرل (ر) سروپ خان کا تقرر عمل میں آیا تو ہم نے اس وقت بھی ان کے جانشین کو الدین النصیحہ کے پیش نظر اقتدار کو امانت خداوندی سمجھنے کا مشورہ دیا تھا جس کا تقاضا تھا کہ پنجاب میں آئین کی حکمرانی بحال کرنے کے اقدامات ترجیحی بنیادوں پر کئے جاتے۔ سابق گورنر نے دینی مدارس اور علماء کرام کے خلاف جو احکام و ریمارکس دیئے تھے ان کا ازالہ کیا جاتا۔ وٹو حکومت کے ذریعہ قادیانیوں کو تبلیغ قادیانیت کی جو کھلی چھوٹ ملی ہوئی تھی اس پر قدغن لگائی جاتی۔ پنجاب کے بعض اضلاع میں اعلیٰ سرکاری محکموں میں قادیانیوں کی بھرمار کا جائزہ لے کر اس کا تدارک کیا جاتا اور حکومت پنجاب کو آئین پاکستان کی پابندی پر مجبور کیا جاتا۔ مگر ان سب امور کو لائق اعتناء ہی نہیں سمجھا گیا۔ منظور وٹو بھی وزارت اعلیٰ سے سبکدوش کر دیئے گئے۔ پھر گھوڑا منڈی کی خبریں اخبارات کی زینت بنتی رہیں۔ اور یکایک قصور کے ایک نومسلم خاندان کے غیر معروف شخص عارف نکئی کو وزارت اعلیٰ کی کرسی پر بٹھا کر سینئر وزیر کے عنوان سے عملاً ”متوازی وزیر اعلیٰ کا ایک نیا سیکرٹریٹ قائم کر دیا گیا۔ اس تمام کارروائی میں آئین و قانون حیرت سے انگشت بدنداں نظر آئے۔ گورنر پنجاب کی خاموش ڈپلومیسی آئین کی اسلامی دفعات پامال ہوتے بھی دیکھتی رہی اور انتظامی انارکی کی راہ بھی ہموار کرتی رہی۔ فحاشی و بے حیائی پھیلانے کی ٹھیکیدار وزارت بہبود آبادی کو کیلنڈروں کی اشاعت کے نام پر قرآن کریم کی لفظی و معنوی تحریف کی ہمت و جسارت ہوئی۔ پنجاب بھر میں عورتیں مقدس اسماء گرامی والے کپڑے پہنے پھر رہی ہیں اور کوئی اس کا تدارک کرنے والا نہیں۔ اے کاش! گورنر صاحب اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے چند لمحے نکال کر اس پر غور کر سکیں کہ ایک روز ان کو بھی ”میت“ کا لبادہ اوڑھنا ہے اور پھر لمن الملک الیوم کے اعلان کے بعد للہ الواحد القہار کی اس بڑی عدالت کے سامنے دوسرے تمام امور کے ساتھ اس دولت اقتدار کا بھی حساب دینا ہو گا۔

پاکستان کے جمہوری نظام میں گورنر کی حیثیت مرکز کے نمائندے اور انتظامی سربراہ کی ہے۔ نظام حکومت وزیر اعلیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ پنجاب میں اب عملاً ” اس انتظامی ڈھانچے کو دو متوازی حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ اہم ترین انتظامی امور سینئر وزیر مخدوم الطاف کے دائرہ اختیار میں دے دیئے گئے۔ اس طرح سینئر وزیر کا درجہ عملاً ” متوازی وزیر اعلیٰ کا ہو گیا۔ ستم ظریفی کہئے یا درس عبرت کہ جس خوان کے لئے مہینوں نہیں تقریباً ” دو سال سے ناٹک رچایا جا رہا تھا اور اس میں چند ماہ سے تیزی آگئی تھی، اس سے صاحب خوان کو ایک دن بھی شکم سیری کی مہلت نہ مل سکی۔ ”فاعتبروا یااولی الابصار“

یہ مسند یقیناً ” خالی نہیں رہے گی اس لئے متوقع جانشین کے لئے چند گزارشات ہیں:

۱.... اقتدار امانت خداوندی ہے۔ زیر اقتدار حدود مملکت میں احکام الٰہیہ کی پامالی کی جوابدہی ہوگی۔

۲.... پنجاب کی حدود میں آئین پاکستان خصوصاً" اس میں درج اسلامی دفعات کا عملی نفاذ آئینی ذمہ داری ہے۔

۳.... گزشتہ حکومت کے دور میں پنجاب میں "توہین رسالت" کا کھیل جس مکروہ انداز میں جاری رہا اس کی مستقل بنیادوں پر بیخ کنی شرعی و آئینی فریضہ ہے۔

۴.... قادیانی ۱۹۷۴ء سے غیر مسلم اقلیت کے طور پر پاکستان کے شہری ہیں۔ مگر اب تک حکومتی سطح سے ان کو آئین کا پابند کرنے کا قابل ذکر اقدام نہیں کیا گیا۔ لہٰذا اولین ذمہ داری ہے کہ قادیانیوں کو عیسائی' ہندو' پارسی وغیرہ کی طرح مسلمانوں سے الگ اپنی شناخت پر مجبور کیا جائے۔

۵.... پنجاب کے سرکاری و نیم سرکاری محکموں میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے تناسب آبادی کے مطابق ملازمتوں تک محدود کر کے مسلمان اکثریت کے آئینی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔

۶.... قادیانی رسائل و جرائد بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اسلامی اصطلاحات کا استعمال کر رہے ہیں' آئین و قانون کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

۷.... گزشتہ دور حکومت میں اوکاڑہ' فیصل آباد' بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان اضلاع میں مسلمان اہلکاروں کی حق تلفی کر کے قادیانی مسلط کئے گئے اس زیادتی کا فوری ازالہ کیا جائے۔

۸.... پاکستان میں "ربوہ" واحد شہر ہے جہاں شہریوں کو رہائشی مالکانہ حقوق حاصل نہیں ہیں۔ بلالحاظ مذہب و عقیدہ تمام شہریوں کی حق تلفی کا ازالہ کر کے مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

۹.... زندگی کی مانند اقتدار بھی ناپائیدار ہے۔ گزشتہ چند ماہ سے تخت پنجاب کی اکھاڑ پچھاڑ درس عبرت دے رہی ہے۔ یہ حقیقت ہر وقت پیش نظر رہنی چاہئے۔

اس افواہ کی فوری تردید ضروری ہے!

کچھ عرصے سے یہ افواہ گشت کر رہی ہے کہ جنرل (ر) سروپ خان گورنر پنجاب اور جنرل (ر) نصیر اللہ بابر وزیر داخلہ کا اعتقادی و مذہبی تعلق قادیانی گروہ سے ہے۔ حتیٰ کہ ایسی افواہ اخبار کی زینت بھی بن گئی ہے۔ جیسا کہ روزنامہ امن کراچی مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۹۵ء کی خبر اس کی مظہر ہے۔

معاملہ اگر سیاسی و انتظامی امور کا ہوتا تو ایسی افواہوں کی کوئی خاص اہمیت نہ ہوتی۔ لیکن یہ معاملہ خالص دینی اور اسلامی عقیدے کا ہے اور کراچی میں امن و امان کی غیر معمولی صورت حال' پنجاب میں سیاسی اکھاڑ پچھاڑ اور مالاکنڈ و باجوڑ کے علاقوں میں نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں پر بے پناہ مظالم کے تناظر میں یہ معاملہ اور بھی اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان ذمہ دار حضرات سے ہماری گزارش ہے کہ قبل اس کے کہ رائی پہاڑ کا روپ دھار لے اس افواہ کی تردید ضروری ہے۔ کیونکہ بروقت تردید نہ کرنے کی صورت میں افواہ یقین کا درجہ حاصل کر سکتی ہے اور پھر تردید وغیرہ شاید زیادہ موثر ثابت نہ ہو سکے۔

بوریہ نشین رسولِ عربی کا فرمان
عالمی فوجی طاقتوں کے نام

مولانا محمد شفیع ندوی

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب تک مکہ میں دعوت اسلام دیتے رہے' آپ کے دشمن صرف قریش رہے لیکن جب آپ مدینہ پہنچے تو یہود اور منافقین کی شکل میں ایک اور دشمن وجود میں آیا۔ یہود کی مختلف سازشوں کی وجہ سے ان سے لڑائیاں بھی پیش آئیں ان سے دشمنی اتنی بڑھی کہ خیبر کے یہود نے ایک وفد کی صورت میں سارے عرب میں گھوم کر مدینہ کی چھوٹی سے اسلامی ریاست کے خلاف آگ لگادی جس کے نتیجہ میں احزاب کی لڑائی ہوئی جس میں دس ہزار کے عظیم لشکر نے جو عربوں کے عمرانی اور جغرافیائی حالات کے لحاظ سے بہت بڑا لشکر تھا' مدینہ پر چڑھائی کی' اس میں قریش کی تعداد چار ہزار تھی' بنو غطفان اور دیگر نجدی قبائل کی فوج چھ ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ اس طرح سرزمین عرب کے اندرونی علاقے میں تین زبردست طاقتوں سے آپ کا سامنا تھا۔

ہجرت کے چھٹے سال آپ نے قریش سے حدیبیہ کے مقام پر صلح فرمائی۔ اس صلح کے موقعہ پر قریش نے بعض ایسی شرائط رکھیں جو مسلمانوں کے لئے ذلت آمیز تھیں۔ یہ شرائط صحابہ کی برداشت سے باہر تھیں' پھر بھی آپ ﷺ نے ان کو منظور فرماتے ہوئے صلح فرمائی۔ لیکن سب سے بڑی فوج لانے والے نجدی قبائل اور یہود کا محاذ اب بھی مدینہ کے لئے خطرہ بنا ہوا ہی تھا۔ خود مدینہ کے اندر منافقین کا گروپ آئے دن فتنہ برپا کرنے میں سرگرم تھا۔ غرض ہر طرف سے ایک عدم استحکام اور خطرہ کی حالت میں آپ ﷺ گھرے ہوئے تھے۔

ایسے نازک حالات میں یکم محرم ۷ھ کو آپ ﷺ نے ایک بڑا عجیب انتہائی پر از خطرات اور زبردست قدم اٹھاتے ہوئے بیک وقت اطراف عرب کے سارے بادشاہوں اور ساری دنیا پر کنٹرول رکھنے والی سب سے بڑی دو فوجی طاقتوں' قیصر روم اور کسریٰ فارس کو' سفیروں کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کے لئے دعوت نامے بھیجے۔

کسریٰ کی فوج لاکھوں پر مشتمل تھی' رومی روئے زمین کی سب سے بڑی اور فاتح طاقت تھے۔ قیصر کا ایک فرمان مدینہ پر لاکھوں کے لشکر کی یلغار کا سبب بن سکتا تھا' ان دو عظیم طاقتوں کا معاملہ تو خیر بہت بڑا تھا ہی' لیکن دیگر بادشاہ شاہ مصر' اسکندریہ' شاہ غسان' شاہ عمان اور شاہ یمامہ میں سے ہر ایک اتنی فوج کے ساتھ آپ ﷺ پر چڑھائی کر سکتا تھا کہ معرکہ خندق کے موقعہ پر کیا گیا متحدہ عرب کا حملہ بھی اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھتا۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس زمانے کے حاکم مطلق العنان ہوتے تھے جس کی وجہ سے ان میں حد درجہ تکبر اور رعونت ہوا کرتی تھی۔ دعوائے نبوت کے اعلان کو مکہ کے معمولی سردار برداشت نہ کر سکے اور طائف کے سرداروں نے انتہائی وحشیانہ انداز میں آپ کو اوباشوں کے ذریعہ پتھراؤ کروا کر شہر سے باہر نکلوایا' جب معمولی قبائلی سرداروں کے کبر و نخوت کا یہ عالم تھا تو باضابطہ فوجوں اور حکومتوں کے مالک بادشاہوں سے کیا توقع کی جاسکتی تھی کہ وہ غضب ناک ہو کر حملہ نہ کردیں گے؟

اس پر مزید یہ کہ آپ کے خطوط عاجزی' انکساری اور گزارش والتماس کے رنگ میں نہیں تھے بلکہ ان میں تو حکم دینے کا سا انداز تھا کہ اسلام قبول کرلو تو محفوظ رہو گے اور بادشاہت بھی باقی رہے گی ورنہ تمہارے اور تمہاری رعایا کے جرم کا وبال تم پر ہی ہوگا۔ شاہی آداب و القاب کا لحاظ بھی ان خطوط میں نہ تھا بلکہ صاف صاف اور کھرے الفاظ میں بات لکھ دی گئی تھی۔ ہر خط کی ابتداء میں پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام تھا اور اس کے بعد مرسل الیہ حاکم کا نام تھا۔

ایسے ایسے باجبروت اور انتہائی طاقتور بادشاہوں کو جن سے ایک زمانہ کانپتا اور لرزتا تھا اس قسم کے صریح اور جرات مندانہ لہجے میں خط بھیجنا۔ یہ آپ کے اس یقین کا نتیجہ تھا کہ سارے بادشاہوں کے شہنشاہ کا رسول ہوں' آپ کا دعوائے رسالت بناوٹی ہوتا اور آپ خود اپنی نظر میں حاکم کائنات کے نمائندے نہ ہوتے اور آپ کو اللہ کی مطلق حکمرانی اور قدرت کاملہ کا پختہ یقین نہ ہوتا تو اتنا بڑا قدم کس طرح ممکن تھا' تین ہزار حامیوں والا ایک شخص لاکھوں کی تعداد میں افواج والے بادشاہوں سے بیک وقت اپنی اطاعت قبول کرنے کا مطالبہ کرے یہ کتنی عجیب بات ہے۔ اپنے منجانب اللہ ہونے کا کتنا ٹھوس

یقین ہے جو اس واقعہ سے حضرت محمد ﷺ کی ذات میں ظاہر ہوتا ہے۔ ہم ذیل میں چند اہم دعوتی خطوط کا ترجمہ نقل کر رہے ہیں۔

مقوقس شاہ مصر کے نام خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے مقوقس عظیم قبط کی جانب

اس پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ امابعد: میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں' اسلام لاؤ سلامت رہوگے۔ اسلام لاؤ اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا لیکن اگر تم نے منہ موڑا تو تم پر اہل قبط کا بھی گناہ ہوگا۔ اے اہل قبط! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے بعض' بعض کو اللہ کے بجائے رب نہ بنائے۔ پس اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو ہم مسلمان ہیں۔

(زادالمعاد ۳/۶۱ از الرحیق المختوم ص ۵۵۱)

ہوزہ بن علی صاحب یمامہ کے نام خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ کی طرف سے ہوزہ بن علی کی جانب

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میرا دین اونٹوں اور گھوڑوں کی پہنچ کی آخری حد تک غالب آکر رہے گا' لہٰذا اسلام لاؤ' سلامت رہوگے اور تمہارے ماتحت جو کچھ ہے اسے تمہارے لئے برقرار رکھوں گا۔

(زادالمعاد ۳/۶۳ ماخوذ الرحیق المختوم)

حارث ابن شمر غسانی حاکم دمشق کے نام خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ کی طرف سے حارث ابن شمر کی طرف

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے اور ایمان لائے اور تصدیق کرے اور میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ اللہ پر ایمان لاؤ جو تنہا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں اور تمہارے لئے تمہاری بادشاہت باقی رہے گی۔

حارث نے کہا: "مجھ سے میری بادشاہت کون چھین سکتا ہے؟ میں اس پر یلغار کرنے ہی والا ہوں۔"

شاہ فارس خسرو پرویز کے نام خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ عظیم فارس کی جانب

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں کیونکہ میں تمام انسانوں کی جانب اللہ کا فرستادہ ہوں تاکہ جن میں قبول حق کی صلاحیت ہے اسے انجام بد سے ڈرایا جائے' اور کافروں پر حق ثابت ہو جائے (یعنی واضح ہو جائے) پس تم اسلام لاؤ' سلامت رہوگے اور اس سے انکار کیا تو۔ مجوس کے گناہ کا بار بھی تم پر ہی ہوگا۔

جب یہ خط کسریٰ کو پڑھ کر سنایا گیا تو اس نے خط پھاڑ دیا اور نہایت متکبرانہ انداز میں بولا! میری رعایا میں سے ایک حقیر غلام اپنا نام مجھ سے پہلے لکھتا ہے۔ اس کے بعد اپنے یمن کے گورنر باذان کو لکھا کہ یہ شخص جو حجازی ہے اس کے یہاں اپنے دو توانا اور مضبوط آدمی بھیج دو کہ وہ اسے میرے پاس حاضر کریں۔

(محاضرات خضری ۱/۱۴۷' فتح الباری ۸/۱۲۷' ۱۲۸)

قیصر روم کے نام خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی جانب سے ہرقل عظیم روم کی طرف

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اسلام لاؤ' سلامت رہوگے' اسلام لاؤ' اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا اور اگر تم نے منہ موڑا تو تم پر اریسیوں (تمہاری رعایا) کا بھی گناہ ہوگا۔ اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پوجیں' اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور اللہ کے بجائے ہمارے بعض بعض کو رب نہ بنائیں۔ پھر اگر یہ رخ پھیریں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو ہم تو اللہ کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔

(صحیح بخاری ۱/۵۰۴)

اس وقت کے فوجی قوتوں کے توازن اور ان کی حیثیتوں کو کوئی سامنے رکھے اور دوسری طرف ان خطوط کے لب و لہجہ پر غور کرے تو یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ یہ خطوط اللہ کے سچے نبی کے سوا کوئی نہیں لکھ سکتا۔

ان متکبر اور مطلق العنان بادشاہوں کو خدا کی بادشاہت کے ماتحت آجانے کی دعوت دینا ایک انتہائی خطرناک نتیجہ کو دعوت دینے کے برابر تھا۔ چنانچہ ان خطوط کے خوفناک نتائج سامنے آنے کے بعد میں حالات بھی پیدا ہوئے' کسریٰ نے غضب ناک ہو کر آپ ﷺ کی گرفتاری کا حکم دیا۔ ظاہر ہے جب گرفتاری میں ناکامی ہوتی تو وہ اور بھی چراغ پا ہو جاتا اور مدینہ پر فوج کشی بھی کرتا۔ لیکن چونکہ درحقیقت آپ قسمت آزما' پر جوش اور ناسمجھ جنگجو نہ تھے بلکہ اللہ کے رسول تھے' اس لئے اللہ کے دست قدرت نے اپنا کام کیا اور کسریٰ کے آپ پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے' اللہ کے حکم سے خود اس کے اپنے بیٹے نے اس کو قتل کردیا اور حضور اکرم ﷺ سے کسی قسم کا تعارض نہ کرنے کے لئے حاکم یمن کو فرمان بھیج دیا۔ اسی طرح قیصر روم کے گورنر شرجیل بن عمرو غسانی نے جو بلقاء پر مامور تھا آپ ﷺ کے سفیر حضرت حارث

بن عمیرازدیؓ کو مضبوطی سے باندھ کر ان کی گردن مار دی۔

اس موقعہ پر بھی آپ ﷺ نے پیغمبرانہ عزم و یقین کا بھرپور مظاہرہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے خطوط اس لئے نہیں بھجوائے تھے کہ صرف نبوت کی اطلاع دے دی جائے اور بس۔ آگے یہ' بادشاہ اگر آپ کی دعوت ٹھکرادیں یا سفراء کے ساتھ بدسلوکی کریں تو حضور ﷺ خاموش اور چپ رہ جائیں گے' بلکہ غلط رد عمل پر بروقت مناسب اقدام کے لئے بھی آپ ﷺ مستعد تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے سفیر حضرت حارثؓ کے قتل کو معاف یا نظرانداز نہیں فرمایا بلکہ جنگ کا اعلان فرمایا اور تین ہزار کا لشکر تیار فرمایا۔ تین سپہ سالار طے کئے اور تفصیلی ہدایات کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک ساتھ چل کر لشکر کو رخصت فرمایا۔ بلقاء کے ایک مقام موتہ پر ہرقل اور اس کے حلیف قبائل کی دو لاکھ فوجیوں پر مشتمل ٹڈی دل فوج سے تین ہزار مسلمانوں کا آمنا سامنا ہوا۔ یہ واقعہ جمادی الاول ۸ھ مطابق اگست یا ستمبر ۶۲۹ء کو پیش آیا۔

غور کرنے کی بات ہے کہ مکہ کی تیرہ سالہ اور مدینہ کی سات سالہ سخت محنتوں' بڑی مصیبتوں اور زبردست قربانیوں کے بعد تین ہزار جانثاروں کی جو تعداد تیار ہوئی تھی جس میں آپ ﷺ کے بہت قریبی اور چہیتے رشتہ دار قریبی ہمنشین اور آنکھوں کی ٹھنڈک' سمجھے جانے والے رفقاء شامل تھے' اس پورے حاصل اور سرمایہ کو آخر کس لئے آپ نے وطن سے بہت دور ہرقل کے علاقہ میں سیلاب کے مانند دو لاکھ کی فوج کے سامنے جھونک دیا۔

اگر آپ ﷺ یہ فیصلے اللہ کے حکم و اشارے کے بغیر ذاتی سوچ سے کر رہے ہوتے اور آپ ﷺ (نعوذ باللہ) واقعی رسول نہ ہوتے محض مدعی رسالت ہوتے تو اتنا خطرناک اور خودکشی کے مماثل اقدام ہرگز نہ کرتے اس وقت آپ ﷺ کی عمر اکسٹھ سال تھی۔ مدینہ میں مسلسل جنگی اخراجات اور وسائل معاش کی کمی کی وجہ سے' مسلمانوں کو فقر و فاقہ اور انتہائی کمزور معیشت کا سامنا تھا۔ منافقین کی ریشہ دوانیاں اپنی جگہ پر تھیں' ایسے حالات میں کون سمجھ دار حاکم اپنے صرف تین ہزار ساتھیوں کی کل طاقت کو بربادی کے حوالے کرتے ہوئے' ٹڈی دل فوج رکھنے والے دشمنوں کو جنگ کا چیلنج دے سکتا تھا۔ دو لاکھ کے مقابل تین ہزار کی کامیابی کے امکانات کتنے فیصد ہو سکتے ہیں اور اگر یہ تین ہزار ہلاک ہو جاتے تو مدینہ کی نوخیز ریاست اور اس کے نہتے حاکم کا کیا حشر ہوتا۔ کیا کوئی دنیوی حاکم و بادشاہ ایسی ہمت کر سکتا ہے کہ اس قدر بھیانک نتائج کی پرواہ کئے بغیر جنگ کے میدان میں کود پڑے۔ یقیناً" آپ ﷺ اللہ کے رسول تھے اور یہ بظاہر خطرناک قدم محض اللہ کی رہنمائی سے اٹھا رہے تھے۔ آپ ﷺ کو پہلے ہی سے اندازہ تھا کہ جن چہیتوں کو میں سپہ سالار بنا رہا ہوں وہ جان سے ہاتھ دھونے والے ہیں' لیکن حکم اللہ کا تھا' اس لئے جنگ کا فیصلہ فرما دیا۔ اور جو لوگ انتہائی قلیل تعداد میں ہو کر بھی دو لاکھ دشمنوں سے ٹکر لینے کے لئے پورے ادراک و شعور کے ساتھ موت کی وادی میں قدم رکھ رہے تھے ان کو بھی پورا یقین تھا کہ ہم خدا کے حکم پر نکلے ہیں اور اس کی طاقت ہمارے ساتھ ہے۔

بہرحال انتہائی کمزوری اور معاشی بدحالی کے باوجود دنیا کے عظیم بادشاہوں کو بے خوف اور صاف صاف اپنی اطاعت و اتباع کی طرف بلانا اور دنیاوی اسباب و وسائل اور ظاہری مصالح کی پرواہ نہ کرنا' یہ ایسے ایمان افروز واقعات ہیں کہ ہر غور کرنے والا سمجھ دار اور منصف مزاج انسان ان کے آئینے میں آپ کی سچی نبوت کے دلائل کو دیکھ سکتا ہے۔ بس شرط اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ارزانی کی ہے۔

••

اکابر علماء دیوبند، مولانا عبیداللہ سندھیؒ، شاہ ولی اللہؒ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے

جمعیۃ علماء اسلام' جمعیۃ طلباء اسلام کے بیجز' سٹکرز' کی رنگ۔ لٹریچر ٹیلی فون انڈکس' بٹوے' بال پوائنٹ جھنڈے' عید کارڈ' لفافے' آئڈنٹی کارڈ کور' شیشہ سٹکر' ٹوپی بیج' سٹیل بیج۔ کاپی کور' تقاریر مولانا فضل الرحمٰن' مفتی محمود نیز دستور و منشور' تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کے آڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس' پمفلٹ' اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کی جے یو آئی۔ جے ٹی آئی کی
ڈائری۔ کیلنڈر
پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ
امین بازار سرگودھا فون ۲۲۹۶۷

قادیانی اُمّت کے سربراہ مِرزا طاہر کے نام کھلا خط

قادیانیوں کے لئے دو ہی راستے ہیں توبہ کر کے مسلمان ہو جائیں یا بہائیوں کی طرح اپنی مذہبی شناخت مسلمانوں سے الگ کر لیں

جناب مرزا طاہر احمد صاحب سربراہ قادیانی جماعت
مقیم ٹل فورڈ لندن

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

گزارش ہے کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس سال پھر اپنی سالانہ رپورٹ میں پاکستان میں قادیانی جماعت کے مبینہ انسانی حقوق کی پامالی کا ذکر کیا ہے اور متعدد قادیانیوں کے خلاف درج مقدمات کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان کو اس کا ملزم ٹھہرایا ہے۔ میں اس خط کے ذریعہ اسی اہم مسئلہ پر آپ سے مخاطب ہو رہا ہوں کیونکہ یہ مسئلہ اس وقت نہ صرف مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین تنازعہ اور کشیدگی میں شدت کا باعث بنا ہوا ہے بلکہ بین الاقوامی اداروں اور لابیوں کے ہاتھ میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک ہتھیار کی حیثیت اختیار کر گیا ہے' اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں آپ کو حقائق و مسلمات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ سے کوئی ایسا معقول طرز عمل اختیار کرنے کی اپیل کی جائے جو اس کشیدگی میں کمی کا باعث بن سکے اور فریقین اپنی بہترین توانائیاں اور صلاحیتیں اس محاذ آرائی پر صرف کرنے کی بجائے انہیں مثبت مقاصد کے لیے استعمال میں لا سکیں۔

جناب مرزا صاحب! آپ کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی نے آج سے ایک صدی قبل نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور نئی وحی کے حوالے سے اپنی تعلیمات پیش کرنے کا آغاز کیا تھا جسے امت مسلمہ کے تمام علمی و دینی حلقوں نے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت اور اس کی تیرہ سو سالہ اجماعی تعبیر سے انحراف قرار دیتے ہوئے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا اور مرزا صاحب اور ان کے پیروکاروں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر ان سے مکمل لاتعلقی کا اعلان کیا

مولانا زاہد الراشدی' چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم

تھا جبکہ دوسری طرف مرزا صاحب اور ان کے جانشینوں نے مرزا صاحب پر نازل ہونے والی مبینہ وحی الٰہی پر ایمان لانے کو ضروری گردانتے ہوئے ایمان نہ لانے والوں یعنی دنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنا ہم مذہب تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا اور اس طرح مسلمان اور قادیانی دونوں فریق اس نکتہ پر متفق ہو گئے تھے کہ دونوں گروہ ایک مذہب کے پیروکار نہیں ہیں بلکہ دونوں کا مذہب الگ الگ ہے اور ان میں مذہبی طور پر کوئی نقطہ اتحاد موجود نہیں ہے۔

یہ ایک واقعاتی حقیقت ہی نہیں بلکہ مذاہب عالم کے درمیان ہزاروں سال سے کار فرما ایک مسلمہ اصول بھی ہے جس کی بنیاد پر مذاہب ہمیشہ سے ایک دوسرے سے الگ شمار ہوتے چلے آ رہے ہیں' لیکن قادیانی جماعت عملاً" اس حقیقت اور اصول پر عمل پیرا ہونے کے باوجود خود کو مسلمان کہلانے پر اصرار کر کے اس اصول کی مسلسل خلاف ورزی کر رہی ہے جو مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین موجودہ تنازعہ اور کشیدگی میں اصل وجہ نزاع ہے۔

قادیانی جماعت کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ وہ قرآن کریم اور حضرت محمد ﷺ پر ایمان رکھتی ہے' اس لیے اسے مسلمان کہلانے کا حق ہے لیکن یہ موقف مذاہب عالم کے تاریخی تسلسل میں کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہے۔

آپ خود تاریخ پر نظر ڈال لیجئے' یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور تورات پر ایمان رکھتے ہیں جبکہ عیسائی بھی ان دونوں پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور انجیل کو بھی مانتے ہیں' اس لیے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات پر ایمان رکھنے کے باوجود یہودی نہیں کہلاتے بلکہ ایک الگ مذہب کے پیروکار شمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت تمام انبیاء سابقین کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں اور تورات' زبور اور انجیل سمیت تمام سابقہ کتب و صحائف کو سچا مانتے ہیں' لیکن چونکہ وہ ان سب کے بعد حضرت محمد ﷺ کی نبوت اور قرآن

کریم پر بھی ایمان رکھتے ہیں' اس لیے وہ نہ یہودی کہلاسکتے ہیں نہ عیسائی بلکہ ان دونوں سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار تسلیم کیے جاتے ہیں۔ یہ مذاہب عالم کا تاریخی تسلسل ہے جس سے انکار ممکن نہیں ہے اور مسلمانوں کا یہ موقف اسی تاریخی تسلسل کا حصہ ہے کہ قادیانی گروہ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت اور ان پر نازل ہونے والی مبینہ وحی پر ایمان رکھتا ہے اور اس پر ایمان کو اپنے مذہب میں شمولیت کی لازمی شرط قرار دیتا ہے' اس لیے وہ حضرت محمد ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان کے دعوے کے باوجود ملت اسلامیہ کا حصہ نہیں ہے بلکہ ایک الگ اور نئے مذہب کا پیروکار ہے۔

مذاہب عالم کے مسلمہ اصول اور تاریخی تسلسل کے ساتھ ساتھ مختلف مذاہب کے درمیان جداگانہ شناخت اور پہچان کے نقطہ نظر سے بھی ضروری ہے کہ قادیانی گروہ چونکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنا ہم مذہب تسلیم نہیں کرتا' اس لیے وہ ان سے اپنی شناخت الگ کرے اور الگ نام اختیار کرنے کے علاوہ مذہبی علامات اور اصطلاحات بھی الگ وضع کرے تاکہ دونوں کے درمیان جداگانہ تشخص اور امتیاز قائم ہوجائے اور کوئی فریق دوسرے کے حقوق پر اثر انداز نہ ہوسکے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے امت نے قادیانیوں کے بارے میں اس بات سے قطع نظر کہ نبوت کے نئے دعوے داروں کے حوالہ سے جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ و خلفائے راشدینؓ کے طرز عمل کی روشنی میں ایک اسلامی حکومت کی ذمہ داری کیا ہے' مفکر پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کی تجویز پر صرف اس بات پر قناعت کرلی کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان جداگانہ مذہبی تشخص قائم کردیا جائے اور قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک نئے مذہب کا پیروکار تسلیم کرلیا جائے۔ چنانچہ پاکستان میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور قانونی طور پر اسلام کا نام اور مسلمانوں کی مذہبی علامات و اصطلاحات کے استعمال سے روک دینے کی اقدامات کیے گئے' جنہیں آج قادیانیوں کے انسانی حقوق کی پامالی کا عنوان دے کر ملت اسلامیہ اور پاکستان کے خلاف مسلسل مہم چلائی جاری ہے۔

جناب مرزا صاحب! "انسانی حقوق" کے حوالے سے بھی دیکھا جائے تو اصل صورت حال اس سے مختلف ہے کیونکہ مذہبی تشخص اور ملی شناخت کے تحفظ کا حق دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کی طرح مسلمانوں کو بھی حاصل ہے اور انہیں مسلمہ طور پر یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی ایسے گروہ کو اپنا نام استعمال نہ کرنے دیں اور اپنی مذہبی اصطلاحات و علامات کے استعمال سے روکیں جو ان سے الگ مذہب رکھتا ہے اور وہ اپنا یہ جائز حق استعمال کرکے کسی پر زیادتی نہیں کر رہے اور نہ کسی کا کوئی حق پامال کر رہے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس قادیانی جماعت اپنے مذہب کو مسلمانوں کے مذہب سے الگ قرار دیتے ہوئے بھی اسلام کا نام اور مسلمانوں کی علامات و اصطلاحات کے استعمال پر اصرار کرکے مسلمانوں کی مذہبی شناخت کو مجروح کر رہی ہے اور ان کے جداگانہ مذہبی تشخص کو پامال کر رہی ہے جو دنیا بھر کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے انسانی حقوق کی صریح خلاف ورزی ہے۔ قادیانی جماعت کا یہ طرز عمل مذاہب عالم کے تاریخی تسلسل اور مذاہب کے درمیان فرق و امتیاز کے مسلمہ اصول سے انحراف ہے اور مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان موجودہ تنازعہ اور کشیدگی میں یہی اصل وجہ نزاع ہے۔

اس ضمن میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی جماعت کی دو معاصر تحریکوں کے طرز عمل کا بھی حوالہ دیا جائے' ایک امریکہ کے سیاہ فام لیڈر آنجہ محمد کی تحریک ہے جنہوں نے اسی صدی کے دوران اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا لیکن ساتھ ہی نبوت کا دعویٰ کردیا اور نئی مبینہ وحی کے حوالے سے اپنی تعلیمات پیش کیں جنہیں ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے مسترد کردیا۔ آنجہ محمد کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد آج بھی موجود ہے لیکن اس کے فرزند جناب وارث دین محمد نے حق کے واضح ہونے کے بعد اپنے باپ کے غلط عقائد سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کے اجماعی عقائد کو قبول کرنے اور امت کے اجتماعی دھارے میں شامل ہونے کا اعلان کردیا اور آج وہ امریکہ میں صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ایک بڑے گروہ کی قیادت کر رہے ہیں۔ اور دوسری تحریک ایران کے بابیوں اور بہائیوں کی ہے۔ جس کے بانی محمد علی باب اور بہاؤ اللہ نے نبوت اور نئی وحی کا دعویٰ کیا لیکن ساتھ ہی مذاہب عالم کے مسلمہ اصول کا احترام کرتے ہوئے اپنا نام اور مذہبی شناخت مسلمانوں سے الگ کرلی اور مسلمان کہلانے یا خود کو مسلمانوں کی صف میں شامل رکھنے پر اصرار نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب کے بنیادی اختلاف کے باوجود ان کے ساتھ مسلمانوں کا اس طرز کا کوئی تنازعہ موجود نہیں ہے جس طرح کا تنازعہ قادیانیوں کے ساتھ چل رہا ہے۔

جناب مرزا صاحب! یہ ایک نظر آنے والی واضح حقیقت ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان موجودہ کشمکش کی اصل وجہ مذہب کا اختلاف نہیں بلکہ مذہبی اختلاف کے منطقی نتائج کو تسلیم نہ کرنا ہے اور امر واقعہ ہے کہ اسے تسلیم نہ کرنے کی تمام تر ذمہ داری قادیانی جماعت پر عائد ہوتی ہے کیونکہ مسلمانوں کا موقف بالکل واضح ہے کہ قادیانی گروہ کا مذہب مسلمانوں کے مذہب سے الگ ہے اس لیے وہ مسلمانوں کا نام اور اصطلاحات استعمال کرکے اشتباہ پیدا نہ کرے اور نہ ہی مسلمانوں کی مذہبی شناخت اور

باقی صفحہ ۲۱ پر

مسلمان ایک انقلابی قوم

عروج۔ زوال اور امکانات

مولانا اختر امام عادل قاسمی

آج مسلمان جس صورت حال سے دوچار ہیں ماضی میں یہ صورت نہ تھی' آج مسلمان ہر لحاظ سے پسماندہ ہیں' علم و فن' صنعت و حرفت' تہذیب و تمدن' سیاست و حکومت کسی بھی شعبہ میں یہ اقوام عالم کے دوش بدوش نہیں ہیں۔ جب کہ ہمارا ماضی ہمارے تصور سے زیادہ حسین اور عصر حاضر کی رنگارنگیوں سے بڑھ کر تابناک تھا' لیکن آج ہمارے پاس سوائے یاد ماضی کے اور کیا رہ گیا ہے؟ آج ہم اسی کو بہت سمجھتے ہیں کہ اپنے آباء و اجداد کے کارناموں کو یاد کرلیں اور تھوڑی دیر کو اپنے دل کو طفلانہ تسلیوں سے بہلالیں' یادوں کے چراغ جلانا اور تصورات کے دیپ روشن کرنا ہمارا بہترین مشغلہ بن گیا ہے

اولئک ابائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یاجریر المجامع

یہ ہمارے اسلاف ہیں اے جریر اپنی پوری جماعت سے ایک مثال پیش کرو۔

بالیقین ہمارا ماضی اس لائق ہے کہ اس پر فخر کیا جائے' ہمارا عہد گذشتہ جتنا حسین ہے اتنا کسی قوم کا نہیں' تاریخ کی شہادت یہ ہے کہ جس وقت آج کا ترقی یافتہ یورپ اندھیروں میں بھٹک رہا تھا' اس وقت بھی ہمارے علم و فن کا چراغ روشن تھا جب اس کے پاس لباس کا کوئی تصور بھی نہ تھا اس وقت دارالخلافت بغداد میں ململ و مخمل اور نفیس کپڑوں کی فیکٹریاں قائم تھیں جس دور میں مغرب فن تعمیر کے تخیل سے بھی نابلد تھا اور کھلے آسمان کے سائے میں وہ زندگی کے تاریک دن کاٹ رہا تھا اسی دور میں مسلمان فن تعمیر میں کمال حاصل کرچکے تھے اور بغداد' قرطبہ اور غرناطہ میں دنیا کی حسین ترین عمارتیں وجود میں آچکی تھیں۔ تاریخ کے جس موڑ پر یورپ ہر طرح کے تمدن سے محروم' اور ایجاد و اختراع کے ہر احساس سے خالی تھا اس وقت بھی اسلامی شہروں کا تمدن نقطۂ عروج پر تھا اور اندلس کے ایجادات اور انکشافات دنیا کی خاموش فضا میں ہلچل پیدا کر رہے تھے۔ یہ سب کچھ بلکہ اس سے بھی بہت بڑھ کر درست اور تاریخی حقیقت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا لیکن ان سب کے باوجود اقبال کی زبان میں۔ ع

تھے وہ آباء ہی تمہارے مگر تم کیا ہو؟

ایک عربی شاعر کے الفاظ میں

ان الفتی من یقول ها اناذا
لیس الفتی من یقول کان ابی

جوان مرد وہ ہے جو اپنے ذاتی کمالات کا دنیا سے اعتراف کرالے یہ جواں مرد ہی نہیں کہ اپنے باپ دادا کے کمالات کے راگ الاپتا رہے اور خود کسی قسم کا کمال نہ رکھتا ہو۔

اصل کام یہ ہے کہ ان زینوں کو دریافت کیا جائے جن پر چڑھ کر ماضی کے مسلمان علم و فن اور عظمت و شوکت کے بام عروج پر پہنچ گئے تھے' اور اس روح کو تلاش کیا جائے جس کی طاقت سے انہوں نے اقوام عالم کو مسخر کیا تھا۔ جب ہم اس نقطۂ نگاہ سے ماضی و حال کا جائزہ لیتے ہیں تو بنیادی طور پر تین قابل توجہ گوشے نظر آتے ہیں جن پر سوچنے والوں کو سوچنا چاہئے اور لکھنے والوں کو لکھنا چاہئے۔

۱.... ماضی کے مسلمانوں کے عروج کے اسباب کیا تھے؟

۲.... موجودہ زوال کے اسباب و عوامل کیا ہیں؟

۳.... عصر حاضر میں مسلمانوں کی ترقی کے امکانات کیا ہیں؟

ماضی میں مسلمانوں کے عروج کے اسباب

ماضی میں مسلمان عروج و ارتقاء کے جن آسمانوں پر پہنچے ان کا بنیادی سبب قرآن اور اسلامی تعلیمات سے بے پناہ لگاؤ تھا' قرآن نے مسلمانوں کو جو تعلیمات دی تھیں مسلمان ان پر عمل پیرا تھے جن راہوں کی طرف رہنمائی کی تھی ان پر چلنے کے لئے وہ بے چین رہتے تھے اور جن اشارات کی جانب اس نے توجہ مبذول کرائی تھی وہ ان کی تمام تر توجہات کا مرکز بنے ہوئے تھے۔

ا.. ذہن سازی :- قرآن نے حد سے زیادہ گری ہوئی قوم کو ترقی کی شاہراہ پر لگانے کے لئے سب سے پہلے ذہن بنانے کی کوشش کی کہ علم و جہل' نور و ظلمت اور تمدن و وحشت میں کافی فرق ہے۔ یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں' کوئی شخص بہتر انسان اسی وقت بن سکتا ہے جب کہ وہ ان دونوں کے باہمی فرق کو محسوس کرے اور ایسا راستہ اختیار کرے جو ان میں اچھی منزل تک پہنچانے والا ہو' ایک ترقی پسند انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ... الت و ظلمت اور وحشت و بہیمیت کے راستے کو چھوڑ

کر علم و فن اور تہذیب و تمدن کا راستہ اختیار کرے اس کے بغیر نہ کوئی قوم بڑھی اور نہ بڑھ سکتی ہے۔

"قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون انما یتذکر اولوالالباب" (الزمر۹)

"اے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو نہیں رکھتے' برابر ہو جائیں گے۔ عبرت تو صرف عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں"۔

قرآن نے اس قوم کی ترقی کی ضمانت دی جو علم و معرفت کے راستے پر گامزن ہو:

"یرفع اللّٰہ الذین امنوا منکم والذین ارتوا العلم درجات" (مجادلہ ۱۱)

اللہ اہل ایمان اور اہل علم کے درجات بلند کرتا ہے۔

قرآن نے عقل و فکر سے جاہلانہ جمود ختم کرنے کے لئے آفاق نفس میں غور کرنے کی دعوت دی۔

"ان فی خلق السمٰوات والارض و اختلاف اللیل و النھار لایات لا ولی الالباب ○ الذین یذکرون اللّٰہ قیاما و قعودا وعلی جنوبھم و یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض ربنا ماخلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار" (آل عمران ۱۹۱'۱۹۰)

ترجمہ: بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور شب و روز کی گردش میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے اور غور کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کی نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں کیا تو تمام عیوب سے پاک ہے پس ہم کو آگ کے عذاب سے بچالے"۔

پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی موقعہ بموقعہ علم و معرفت کا وعظ فرمایا اور مسلمانوں کو اس کی جانب متوجہ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ آپ نے فرمایا:

"طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم"۔ (مشکوٰۃ ۳۴)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

علم کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں لگائی کہ اتنی عمر تک علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد نہیں بلکہ آپ نے آغاز عمر سے دم واپسیں تک کے ہر لمحہ میں تحصیل علم کی تاکید فرمائی۔

"اطلبوا العلم من المھد الی اللحد"۔ (الحدیث)

علم آغوش مادر سے قبر میں جانے تک حاصل کرو۔

علم و فن کے راستے میں جدوجہد کی ضرورت پیش آتی ہے جس کے لئے حضور ﷺ نے قوت و حوصلہ کو جوہری عنصر قرار دیا۔ فرمایا:

"المؤمن القوی خیر واحب الی اللّٰہ من المؤمن الضعیف" (الحدیث)

طاقت ور مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن کے مقابلے میں بہتر اور پسندیدہ ہے۔

ان روایات میں سے بعض میں لفظی طور پر کلام ہے مگر معنی کے اعتبار سے وہ صحیح ہیں۔

اس طرح کی اور بھی متعدد روایات ہیں جن میں حضور ﷺ نے اس فکر و خیال کو رائج کرنے کی کامیاب کوشش فرمائی کہ دنیا میں کسی قوم کو زندگی علم کی بدولت ملتی ہے' جو قوم علم و ہنر سے مالا مال ہوتی ہے وہ زندہ رہتی ہے اور کوئی اس کی زندگی چھین نہیں سکتا۔ لیکن جو قوم جہالت و وحشت کا راستہ پکڑ لیتی ہے۔ اس کو مٹ جانے سے کوئی چیز بچا نہیں سکتی۔

قرآن اور پیغمبر اسلام کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں ایک وحشی قوم' اچانک بیدار ہو گئی اور وہ علم و ہدایت کا نور لئے تاریک دنیا کی طرف جانے کے لئے آمادہ ہو گئی۔

۲: دعوت انقلاب جب قرآن نے محسوس کیا کہ اب اس قوم کی حسیت جاگ اٹھی ہے اور اس کی قوت فکریہ اپنی پرواز کے لئے کسی وسیع خلاء کو ڈھونڈ رہی ہے تو فوراً" اس نے انقلاب اور حرکت و عمل کی دعوت دی اور قوت فکریہ کے ساتھ ساتھ قوت عملیہ کو بھی جھنجھوڑا' اس کو سمجھایا گیا کہ دنیا میں

مفت مشورہ ⟨ پچکے گال پتلا کمزور جسم۔ فون 690840 690850 کوڈ (041)

چہرے کے ڈنٹ، کمزور جسم کو موٹا مضبوط، طاقت ور، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے پرانے درد، نزلہ، کیرا، دمہ، بخار، چھوٹی چھاتی و قد کو بڑھانے کے لئے۔

مردانہ زنانہ امراض، گنجاپن، گرتے بال، دمہ، اٹھرا کے لئے

بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے، گیس معدہ بواسیر، فالج، یرقان، موٹاپا، کمزور پٹھے، بلڈ پریشر، اٹھرا رحم، جگر، مثانہ کے لئے۔

پرانی خارش، چھپاکی خون کی خرابی، پیشاب کی مرض، گردہ مثانہ کی پتھری کیلئے

چہرے کے کیل چھائیاں، نسوانی حسن، قد بڑھانے کیلئے

پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ضرور ارسال کریں

پتہ حکیم بشیر احمد بشیر محلہ غلام محمد آباد دھاندی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900 رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

انقلابات عدم کے پیٹ سے خود بخود وجود میں نہیں آجاتے بلکہ اس کے لئے زبردست محنت کرنی پڑتی ہے۔ زندہ قوم اپنی فتح مندیوں کے فیصلے اپنے عزم کے ہاتھوں لکھتی ہے وہ امکانات اور وسائل تک کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا گوارہ نہیں کرتی بلکہ ناممکنات سے اور مشکلات سے آسانیوں کو فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے وہ حالت کے بدلنے کا انتظار نہیں کرتی' بلکہ دست ہمت سے حالات کا رخ خود پلٹ دیتی ہے اور اندھیروں سے ڈر کر وہ اپنا سفر موقوف نہیں کرتی بلکہ احکام الٰہی کے چراغ اندھیرے راستوں میں جلاتی ہوئی چلی جاتی ہے۔

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند

قرآن نے نہایت بروقت اپنی صدائے لاہوتی بلند کی جس کی گونج نے نیم خواب و نیم بیدار قوم کو اچانک انقلاب کے لئے آمادہ کیا۔

ان اللہ لا یغیر مابقوم حتی یغیروا ما بانفسھم ○ واذا اراد اللہ بقوم سوء فلا مرد لہ ومالھم من دونہ من وال۔ (رعد:۱۱)

بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدل ڈالے' اور جب اللہ کسی قوم کو برے دن دکھانے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر اسے کوئی ٹال نہیں سکتا' اور اللہ کے سوا ایسوں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوسکتا"۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

قرآن نے قوموں کے خیر و شر کا مدار خود اس کے اپنے اعمال پر رکھ دیا ہے جو قوم یہ کہتی ہو کہ کیا کریں' حالات اور قسمت نے ہمیں پیچھے کردیا وہ درحقیقت اپنی بزدلانہ کم ظرفی کا اظہار کرتی ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ جو قوم جیسا عمل کرتی ہے اس کے ساتھ قدرت کا فیصلہ اسی طرح ہوتا ہے:

"فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یرہ" (زلزال ۷۔۸)

پھر جو ذرہ برابر بھی نیک عمل کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برا عمل کرے گا وہ (بھی) اس کو دیکھ لے گا۔"

قرآنی مطالعہ سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ زمین پر فساد کی آگ جو بھڑکتی ہے اور شیطنت کا ننگا ناچ جو دیکھنے میں آتا ہے اس میں بھی انسانی کرتوت کا دخل ہوتا ہے:

"ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس" (روم ۴۱)

"فساد خشکی و تری میں لوگوں کے کرتوت کی بناء پر ظاہر ہوگیا"۔

قرآن نے صاف طور پر اس قوم کو خسارہ کا سودا کرنے والی اور ناکام قرار دیا ہے جس میں نور باطنی کے ساتھ ساتھ اخلاق و عمل کی اسپرٹ موجود نہ ہو۔ اور قرآن اس کے لئے تاریخ عالم اور حوادث روزگار کو بطور شہادت کے پیش کرتا ہے کہ اگر اس نظریہ پر عین الیقین حاصل کرنے کے آرزومند ہو' تو انسانیت کی تاریخ الٹ کر پڑھ لو' تم کو ہر قوم کے عروج و زوال کی داستان میں یہی بنیادی عنصر ملے گا۔ قرآن نے اس لمبی اور تلخ تاریخ کو اپنے مختصر اور جامع پیرایہ بیان میں جس طرح سمیٹ لیا ہے وہ اس کا اعجاز ہے:

"والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت و تواصوا بالحق وتواصوا بالصبر (العصر)

ترجمہ: زمانے کی قسم بے شک انسان گھاٹے میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور حق پر قائم رہنے کی اور صبر کرنے کی آپس میں وصیت کرتے رہے (وہ نقصان سے بچ گئے)۔

انقلابی ہدایات: یہ کسی قوم کو تدریجی انقلاب کی طرف لانے کے لئے قرآن کے طرز تعلیم کا دوسرا مرحلہ تھا' فکر و عمل کی پیہم بالیدات کے بعد جب یہ قوم کسی عمل کے لائق ہوگئی اور علم و فن تہذیب و تمدن اور تجارت و سیاست کے میدان میں اترنے کے قابل ہوگئی تو اس کو اشارات دیئے گئے' ہدایات و احکام سے نوازا گیا اسرار عالم کی جھلکیاں دکھائی گئیں' عقل و خرد اور فکر و فن کے وہ راز بتائے گئے جو آج تک کسی مصلح قوم نے اپنی قوم کو نہ بتائے تھے' اور خود (خالق کائنات نے اپنی دنیا کے بعض حقائق و علل کی نشان دہی کردی جس کی روشنی میں چل کر آج دنیا فلسفہ جدید اور سائنٹفک دور تک پہنچی ہے۔

سب سے پہلے جس مذہب نے فکر و فلسفہ کی بنیاد ڈالی اور لوگوں کو آسمان و زمین اور مخلوقات عالم میں غور کرنے کی دعوت دی وہ اسلام تھا۔ اسلام سے قبل کسی بڑے سے بڑے آشنائے راز نے بھی ان حقائق کا پردہ چاک نہ کیا۔ جو خدا کے خزانہ غیب میں مستور تھے اس لحاظ سے یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ فلسفہ اور سائنس کا اصل موجد و بانی اسلام اور پیغمبر اسلام ہیں اور فکر و فن کی سب سے پہلی کتاب قرآن پاک ہے -------- مگر افسوس کہ خود ہم نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور غیروں کے کاسہ گیر بن کر رہ گئے

دیکھ آ کے کوچہ چاک گریباں میں کبھی
قیس تو' لیلا بھی تو' صحرا بھی تو' محمل بھی تو
وائے نادانی کہ تو محتاج ساقی ہوگیا
مے بھی تو' مینا بھی تو' ساقی بھی تو' محفل بھی تو

زبان و قلم کی ضرورت: قرآن نے عہد جدید کی تخلیق کے لئے زبان و قلم پر زور دیا اس لئے عالم الغیب والشہادہ خوب جانتا تھا کہ اب تک کا دور جس طرح گزرنا تھا گزر گیا لیکن آج کے بعد کا جو دور آنے والا ہے وہ علم و فن' عقل و فلسفہ اور سائنٹفک ایجادات کا دور ہوگا۔ اس کے لئے خود قرآن میں اس نئے دور کی بنیاد رکھ رہا تھا' اور علم و فن اور فلسفہ و سائنس کے لئے بنیادی طور پر زبان و قلم کی ضرورت پڑے گی۔ چنانچہ قرآن نے دونوں کی اہمیت اجاگر کی ------- سب سے پہلی وحی جو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی' اس کے الفاظ یہ تھے:

"اقراء باسم ربک الذی خلق' خلق الانسان من علق' اقراء و ربک الاکرم ○ الذی علم بالقلم (علق)

ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو بستہ خون سے' پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے۔

پہلے ہی دن حضور ﷺ کے ذہن میں لکھنے اور پڑھنے کی اہمیت بٹھادی گئی ـــــ قلم کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ قرآن میں ایک پوری سورت کا نام بھی سورہ قلم ہے اس سورت کی ابتداء ہی میں اللہ نے قلم اور لکھنے کی قسم کھائی ہے جو قرآنی اسلوب میں کسی شئے کے لئے مت بڑا اعزاز ہے:

"ن والقلم وما یسطرون"
قلم کی قسم اور اس کی جو لوگ لکھتے ہیں۔

ایک طرف قرآن نے مسلمانوں کو زبان و قلم کی جانب متوجہ کرکے ان کو ذریعہ ابلاغ و ترسیل سے وازا' تو دوسری جانب کائنات کے بعض ایسے اثرات کی جانب اشارے کئے جن سے سائنس کو وجود ملتا ہے' قرآن نے آفاق و انفس میں غور کرنے کی تلقین کی' قرآن کا اگر گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو اس میں بہت سی آیات علم و عمل کی داعی اور سائنسی اشارات کی رہنما مل جائیں گی اور بقول ایک مسلم سائنس داں کے کہ قرآن کا ایک ربع فکر و فلسفہ سے بھرا ہوا ہے۔ میں مثال کے طور پر چند آیات کا تذکرہ کرتا ہوں:

ظواہر طبعی: قرآن نے بعض آیات میں ان اسباب طبعی کی کرشمہ سازیوں کا ذکر کیا ہے جو اکثر لوگوں کی نگاہوں کے سامنے رہتے ہیں مگر قوت فکریہ کی کمی کی بناء پر وہ ان پر غور نہیں کرتے اور نہ ان سے کوئی سبق حاصل کرنا چاہتے ہیں:

"انزل من السماء ماء فسالت اودیة بقدرھا فاحتمل السیل زبدا رابیا و مما یوقدون علیه فی النار ابتغاء حلیة اومتاع زبد مثله کذالک یضرب اللّٰه الحق والباطل فاما الزبد فیذھب جفاء واما ماینفع الناس فیمکث فی الارض کذلک یضرب اللّٰه الامثال۔ (رعد ۱۷)

ترجمہ: آسمان سے پانی اس نے برسایا اور پھر ندی نالے اپنی اپنی گنجائش کے مطابق بہہ نکلے اور پانی کے ریلے نے ابھرے ہوئے جھاگ کو اوپر اٹھالیا اور آگ میں تپاکر زیور بناتے وقت یا کام کی دوسری کوئی دھات کو بھٹی میں پگھلایا جاتا ہے۔ اس میں ایسا ہی جھاگ اٹھ کر اوپر آجاتا ہے۔ اسی طرح اللہ مثال بیان فرماتا ہے۔ حق و باطل کی تو جو کوڑا کرکٹ ہوتا ہے وہ سوکھ کر ضائع ہوجاتا ہے اور لوگوں کے نفع کی چیز زمین میں رہ جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی مثالیں بیان کرتا ہے۔

"اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقنا ھما وجعلنا من الماء کل شئی حی افلا یومنون (پ ۳۰)

کیا انکار کرنے والوں نے نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین دونوں بند تھے' پھر ہم نے ان کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا کیا پھر بھی وہ ایمان

مکتبہ لدھیانوی کی مطبوعات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصانیف

1-ذریعۃ الوصول الٰی جناب الرسولؐ .... بڑی	75روپے
2-ذریعۃ الوصول الٰی جناب الرسولؐ .....چھوٹی	50روپے
3-شخصیات و تاثرات	120روپے
4-اختلاف امت اور صراط مستقیم مکمل	135 روپے
5-عصر حاضر احادیث نبوی کے آئینے میں	30 روپے
6-آپ کے مسائل اور ان کا حل ..... جلد اول	130روپے
7-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد دوم	130روپے
8-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد سوم	130روپے
9-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد چہارم	100روپے
7-آپ کے مسائل اور ان کا حل...... جلد پنجم	150روپے
8-آپ کے مسائل اور ان کا حل ...... جلد ششم	135روپے

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کے اصلاحی خطبات

1-عظمت قرآن	12 روپے
2-لیلۃ القدر کی برکات	10 روپے
3-مقصد حیات	10روپے
4-ذکر اللہ کی فضیلت	15روپے

ملنے کا پتہ :-جامعہ مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا نصیر آباد بلاک ۱۴ کراچی نمبر ۳۸

نہیں لاتے۔

اس آیت میں زمین و آسمان کی ابتدائی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جس کو موجودہ زمانے میں بگ بینگ نظریہ کہا جاتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق زمین و آسمان کا تمام مادہ شروع میں ایک بہت بڑے گولے (سپرایٹم) کی شکل میں تھا۔ معلوم طبیعاتی قوانین کے تحت اس وقت اس کے تمام اجزاء اپنے اندرونی مرکز کی طرف کھنچ رہے تھے' اور انتہائی شدت کے ساتھ باہم جڑے ہوئے تھے پھر نامعلوم اسباب کی بناء پر اس گولے کے اندر ایک دھماکہ ہوا اور اس کے تمام اجزاء بیرونی سمتوں میں پھیلنے لگے۔ اس طرح بالآخر وسیع کائنات وجود میں آئی جو آج ہمارے سامنے ہے۔

ہمارے سامنے یہ کائنات بنی بنائی صورت میں پھیلی ہوئی ہے مگر ہم غور نہیں کرتے کہ ابتدائی پوزیشن اس کی کیا تھی اور کن اسباب کے تحت یہ موجودہ شکل میں تبدیل ہو گئی:

"وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بھم وجعلنا فیھا فجاجا سبلا لعلھم یھتدون ○ وجعلنا السماء سقفا محفوظا وھم عن ایتھا معرضون○"

(انبیاء ۳۱-۳۲)

اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے کہ وہ ان کو لے کر جھک نہ جائے اور اس میں ہم نے کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ راہ پائیں اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا اور وہ اس کی نشانیوں سے اعراض کئے ہوئے ہیں۔

اس آیت میں زمین کی چند نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں ایک پہاڑوں کے سلسلے میں جو سمندروں کے نیچے سے کثیف مادہ کو متوازن رکھنے کے لئے سطح زمین پر ابھر آئے ہیں' اس سے مراد غالباً" وہی چیز ہے جس کو سائنس جدید میں ارضی توازن (ISOSTASY) کہا گیا ہے۔ اسی طرح زمین کا اس قابل ہونا بھی ایک بڑی نشانی ہے کہ اس پر انسان اپنے لئے راستے بنا سکتا ہے' کہیں ہموار زمین کی شکل میں تو کہیں پہاڑی دروں اور کہیں دریائی شگاف کی صورت میں۔

اسی طرح آسمان کا محفوظ چھت ہونا بھی بہت بڑی نشانی ہے کہ آسمان اور اس کے ساتھ پھیلی ہوئی پوری فضاء کی ترکیب اس طور پر ہے کہ وہ ہم کو سورج کی نقصان دہ شعاعوں سے بچاتی ہے اور شہاب ثاقب کی یورشوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

"وسخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ فسخر لکم الانھار وسخر لکم الشمس والقمر دائبین وسخر لکم اللیل والنھار واتکم من کل ماسألتموہ وان تعدوا نعمة اللہ لاتحصوھا ان الانسان لظلوم کفار۔"

(ابراہیم ۳۲ تا ۳۴)

اور سمندر میں کشتیاں تمہارے تابع کر دیں جو اس کے حکم سے چلتی ہیں اور بہتی ہوئی ندیاں اور نہروں کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا اور سورج اور چاند کو تمہاری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے لگا دیا جو ایک دستور پر مسلسل چلتے رہتے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہارے کام میں لگا دیا اور تمہاری ضرورتوں کے ہر ہر سوال کو اس نے پورا کر دیا اور اللہ کی نعمتوں کو اگر گننا چاہو تو گنتی کا شمار پورا نہ کر سکو گے' بے شک انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

اس آیت میں قرآن نے تسخیر کائنات کے انواع و مقاصد پر روشنی ڈالی ہے' اور انسان کو خدا کے ان بے شمار احسانات میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی ہے۔ مگر انسان اپنی طبعی جہالت اور ظلمت کی بناء پر عموماً" اس جانب توجہ نہیں کرتا۔

سب سے پہلے یہ راز قرآن ہی نے واضح کیا کہ پوری کائنات انسان کے لئے دراصل خادم کی حیثیت رکھتی ہے ان کو ان کی ضرورت بالیقین پڑتی ہے مگر ایک فقیر اور بھکاری کی پوزیشن میں نہیں بلکہ اس بادشاہ کی طرح جس کو اعیان و وزراء اور افواج و خدام کی ضرورت ہو ------ ورنہ قرآن سے پہلے انسان اتنے پست ترین احساس میں مبتلا تھا کہ کائنات کی ہر طاقتور اور باکمال چیز کی پرستش کرنے کو تیار رہتا تھا سورج کے جلال کو دیکھا تو اس کے آگے سجدہ میں جھک گیا۔ چاند کا جلوہ جمال دیکھا تو اس کے قدموں پر گر گیا۔ آگ کی شعلہ فشانیاں دیکھیں تو اس کی پوجا کرنے بیٹھ گیا' شیاطین کی طاقت و قوت کے افسانے سنے تو غائبانہ طور پر ان کا بندہ و غلام بن گیا۔ کسی بڑے درخت کے پتوں کے ٹکراؤ نے اس کو خوف زدہ کیا تو اسی کو معبود بنا لیا۔ اس طرح نہ معلوم کتنی چیزیں تھیں جن کی پرستش توہماتی کمال کی بناء پر شروع کر دی گئی ---- مگر قرآن نے آکر انسانیت کو واضح انداز میں یہ تخیل دیا کہ تم کسی کے خادم اور غلام نہیں بلکہ کائنات تمہاری غلام ہے' تم اپنے مقام کو پہچانو' تم تو وہ ہو جس کو فرشتوں نے سجدہ کیا' پھر کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ فرشتوں کا مسجود دنیا کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کے سامنے سجدہ ریز ہو؟ تم صرف ایک اللہ کے سجدہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو' تمہارا مرتبہ اس سے کہیں بلند ہے کہ تم غیر اللہ کی پرستش کرو' کائنات تمہارے لئے مسخر کر دی گئی ہے' اس تسخیر کو تم اور بھی مضبوط کرو۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہے آفاق

وارسلنا الریاح لواقح فانزلنا من السماء ماء فاسقینکموہ وما انتم لہ بخازنین (حجر:۲۲)

بوجھل اور اس بھری ہوا کے جھونکے بھیج کر ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر تم کو خوب سیراب کیا (اور تمہاری پیاس بجھانے کا پورا انتظام کر دیا) جب کہ تم اپنی ضرورت کے مطابق پانی کا خزانہ نہ جمع رکھ سکتے تھے۔

اس آیت کی کسی دقیق علمی تفسیر سے گریز کرتے ہوئے اگر ظاہری معنی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو

ظواہر طبعی کے چند مہمات پر روشنی پڑتی ہے۔ آیت میں تو بظاہر ہوا کا فائدہ بیان کیا گیا ہے کہ ہواؤں کے چلنے سے ابر باراں کا نزول ہوتا ہے مگر قدرتی طور پر یہاں ہوا اور ابر باراں کے تعلق پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ ہوا چلنے سے بادلوں کا سفر شروع ہوتا ہے' اس سفر کے دوران بادلوں کے درمیان تصادم ہوتا ہے جس کے نتیجے میں کڑک اور اس کے ساتھ ہی بجلی پیدا ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد بارش کی فیاضی شروع ہوتی ہے۔ اس طرح صرف اس ایک آیت سے کڑک' بجلی کی چمک اور بارش کے نزول کے بارے میں کتنے سائنسی نقطے معلوم ہو جاتے ہیں بلکہ یہیں سے ایک اور بھی سائنسی انکشاف ہوتا ہے کہ بجلی کی تخلیق مثبت اور منفی اثرات کے تصادم سے ہوتی ہے۔ اس انکشاف سے انسانی عقل اس حقیقت تک پہنچی جو آج ہمارے پاس الیکٹرک نظام کی شکل میں موجود ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند شمارہ اگست ۱۹۹۵ء)

○

بقیہ:

مرزا طاہر کے نام کھلا خط

تشخص کو مجروح کرے بلکہ اپنے لیے الگ نام اور علامات و اصطلاحات وضع کر کے اس کشیدگی کے خاتمہ کی طرف قدم بڑھائے۔

ان گذارشات کے ساتھ آنجناب سے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک غلط اور غیر منطقی موقف پر ضد کر کے نہ خود پریشان ہوں اور نہ مسلمانوں کو پریشان کریں' بلکہ بہتر بات تو یہ ہے کہ نابِ وارث دین محمد کی طرح غلط عقائد سے توبہ کر کے ملت اسلامیہ کے اجماعی عقائد کی بنیاد پر امت مسلمہ کے اجتماعی دھارے میں شامل ہو جائیں آپ کے اس حقیقت پسندانہ فیصلہ کا پوری امت مسلمہ کی طرف سے خیر مقدم کیا جائے گا اور اگر یہ آپ کے مقدر میں نہیں ہے تو بابیوں اور بہائیوں کی طرح اپنی مذہبی شناخت مسلمانوں سے الگ کر لیں اور پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ کا جمہوری فیصلہ قبول کر کے غیر مسلم اقلیت کا جائز اور منطقی کردار اختیار کر لیں۔ اس کے سوا کوئی تیسرا راستہ معقولیت اور انصاف کا راستہ نہیں اور نہ ہی آپ مغربی حکومتوں اور لابیوں کے سہارے کسی غلط اور نامعقول موقف کو مسلمانوں سے منوا سکتے ہیں' مجھے امید ہے کہ یہ گذارشات آپ کو مثبت اور صحیح رخ پر سوچنے کے لیے ضرور آمادہ کر سکیں گی۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ (بشکریہ ماہنامہ الشریعہ ستمبر ۱۹۹۵ء)

محمد اعظم بختیار

انکشاف پرنٹرز

پرنٹرز، پبلشرز

اینڈ جنرل آرڈر سپلائیرز

[illegible]

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

الحمد للہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی جلد سوم چھپ گئی ہے۔ صفحات 960 ۔ سفید کاغذ، کمپیوٹر کتابت، طباعت عمدہ، ٹائیٹل چار رنگ، مجلد ان تمام تر خوبیوں کے باوجود قیمت ڈیڑھ صد روپے۔

- ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء سانحہ ربوہ سے ۷ ستمبر فیصلہ قومی اسمبلی تک لمحہ بہ لمحہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ۔
- سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں ملک گیر تحریک کی ملک کے ہر شہر و قصبہ سے رپورٹیں۔
- اہم شخصیات کے انٹرویوز
- اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی تمام خبریں۔ اداریے۔ رپورٹیں۔
- تاریخی اشتہارات۔ نظمیں۔ کتاب کا مکمل اشاریہ۔ و فہرست
- غرضیکہ تحریک ۱۹۷۴ء شروع ہونے سے مکمل کامیابی تک کی ایسی تصویر کھینچی گئی ہے کہ گویا پوری تحریک جن مراحل سے گزری ہے اسکا ایک ایک لمحہ آپ کی آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔
- کتاب عالمی مجلس کے ہر دفتر سے مل سکتی ہے۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ڈیڑھ صد روپے کا منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ وی۔ پی۔ ہرگز نہ ہوگی۔

تاریخی قومی دستاویز ۱۹۷۴ء

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی پہلی بار منظر عام پر

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ ربوہ پیش آیا۔ حکومت نے قادیانی مقدمہ قومی اسمبلی کے سپرد کر دیا۔ مرزا ناصر قادیانی۔ صدر الدین لاہوری ہر دو مرزائی سربراہوں پر قومی اسمبلی میں تیرہ دن بحث ہوئی اٹارنی جنرل کی معرفت قومی اسمبلی کے ممبران نے قادیانیوں و لاہوری مرزائیوں پر جو سوالات کئے وہ اور مرزائیوں کی طرف سے جوابات مکمل مناظرہ کی رپورٹ مکمل تفصیلات پر مشتمل یہ کتاب آپ پڑھیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپ قومی اسمبلی میں بیٹھے خود کاروائی دیکھ رہے ہیں۔

عمدہ کاغذ۔ اعلیٰ طباعت۔ چار رنگ کا ٹائیٹل۔ خوبصورت جلد۔ صفحات ۳۸۴ قیمت یکصد روپے۔ عالمی مجلس کے ہر دفتر سے طلب فرمائیں۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

شہدائے ختم نبوت

امجد اقبال ساجد۔ جھنگ

۷؍ ستمبر امت مسلمہ کے لئے ایک یادگار دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج سے اکیس سال پہلے ۷؍ ستمبر ۱۹۷۴ء کے دن قومی اسمبلی کے فلور پر ۱۹۷۳ء کے آئین میں ایک عہد ساز آئینی ترمیم کی گئی ایک ایسی ترمیم جس پر اسمبلی کے اندر حزب اقتدار اور حزب اختلاف اگر متفق و متحد تھے تو پارلیمنٹ سے باہر پوری قوم یک زبان تھی مزار اقبالؒ سے بھی یہ صدا آرہی تھی کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں اسے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ترمیم سے پہلے قادیانیوں کے لاہوری اور قادیانی دونوں گروہوں کے رہنماؤں مرزا ناصر احمد اور صدرالدین کو اسمبلی میں اپنا موقف واضح کرنے کا موقع دیا گیا۔ مولانا غلام غوث ہزارویؒ مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا ظفر احمد انصاری کی معاونت سے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے ان پر جرح کی چودہ روز کی طویل جرح کے بعد فلور اس نتیجے پر پہنچا کہ مزار اقبالؒ سے اٹھنے والی صدا مبنی بر حقیقت ہے۔ اس طرح نوے سال پرانا جھگڑا ختم ہوا۔ ۱۹۵۳ء ۱۹۷۴ء اور دیگر نامعلوم شہداء کی روحوں کو سکون نصیب ہوا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیا گیا۔ عینی شاہدوں کے مطابق اس فیصلے سے روضہ رسول ﷺ بھی جگمگا اٹھا۔

اسی تاریخ ساز تاریخ یعنی ۷؍ ستمبر ہی کو آج سے چار سال پہلے جھنگ کی سرزمین پر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کے پانچ رہنما بڑی بے دردی سے شہید کروئے گئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے یہ رہنما جھنگ کے نواحی علاقوں میں جمعیۃ کا پیغام' محبت و اخوت کا پیغام' اتحاد امت کا پیغام' سودی نظام کے خاتمے کا پیغام' اللہ کی زمین پر اللہ ہی کے نظام کے نفاذ کا پیغام' مصطفوی ﷺ انقلاب کا پیغام' جہالت کی تاریکی سے نکال کر ہدایت کی روشنی کا پیغام پہنچانے جارہے تھے کہ سر شاہراہ جمعیۃ تاریکی کے نقاب پوش علمبرداروں نے آگ اگلنے والے مہلک ہتھیاروں کی مدد سے امن و آشتی کے قاصدوں کو اس جاوداں اور ابدی راہ پر گامزن کردیا کہ جس بارے میں... نطق پیغمبری ﷺ ارشاد ربانی سناتی ہے "اور جو میری راہ میں مارے جائیں انھیں مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں"

جمعیۃ کے یہ رہنما جھنگ میں جمعیۃ علماء اسلام کی پہچان سمجھے جاتے تھے موسم گرما کی تپتی دوپہر ہو یا سردیوں کی ٹھٹھرتی راتیں' ماہ جون کی شدت کی گرمی ہو یا دسمبر کی یخ بستہ سردی' ہر حالت میں ان کی ایک ہی فکر تھی کہ جھنگ میں جمعیۃ کی تنظیم کو متحرک و فعال کیسے کیا جائے؟ جہالت کی تاریکی کو دور کیسے کیا جائے فرقے کی بنیاد پر تعصبات کی آگ کو ٹھنڈا کیسے کیا جائے نظام خلافت راشدہ کا احیاء کیسے ممکن بنایا جائے ان کی کوشش اور جدو جہد یہی تھی کہ وطن عزیز کو امن و آشتی کا گہوارہ اور اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کا عملی مرکز بنادیا جائے۔ اس قافلہ اخلاص و وفا کے سالار ایک بوڑھے جرنیل سید صادق حسین شاہ تھے جن کا عزم زندگی کی ستر (۷۰) بہاریں دیکھنے کے باوجود جوان تھا۔ سید حسین احمد مدنیؒ سے دارالعلوم دیوبند میں دینی تعلیم مکمل کرنے کا اعزاز رکھنے والے شاہ صاحب عرصہ چالیس سال سے جھنگ کی فضاؤں میں اللہ رب العزت کے فرمان اور نبی علیہ صلوٰۃ والسلام کے روشن ارشادات کی کرنیں' پھیلا رہے تھے جھنگ سے اٹھنے والی تمام دینی تحریکوں میں ان کا نمایاں اور روشن کردار ہے۔

شہداء کے اس قافلہ میں ایک نام حاجی عزیز الرحمان کا ہے ڈھڈی برادری کا یہ چشم و چراغ آزادی کے سال محلہ پنڈی میں پیدا ہوا۔ ان کے والد جھنگ میں تبلیغی جماعت کے امیر تھے۔ بچپن ہی سے دینی ماحول ملنے کی وجہ سے جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ ہوگئے جمعیۃ کے مشن سے ہٹانے کی غرض سے ان کے جواں سال بھائی عبد المجید کو ان کی شہادت سے ڈیڑھ سال پہلے شہید کردیا گیا تھا مگر حاجی عزیز الرحمان کے پائیہ استقلال میں لغزش نہ آئی۔ اور وہ اپنے مشن پر صدق دل سے ڈٹے رہے۔

جلالپور تحصیل شجاع آباد سے تعلق رکھنے والے مولانا رشید احمد مدنی اس قافلہ کے اہم رکن تھے مولانا مفتی محمودؒ سے قاسم العلوم میں اسباق کی تکمیل کے بعد ۱۹۷۴ء سے جھنگ میں خطیب تھے تحریک ختم نبوت میں ان کا بھرپور کردار ہے۔ جمعیۃ سے وابستگی کی جڑیں زمانہ طالب علمی ہی سے مضبوط تھیں بوقت شہادت جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کے نائب امیر تھے۔

قافلہ راہ وفا کے ایک اور مسافر نوجوان' پرہمت قاری محمد حذیفہ شہید تھے عمر میں کم مگر عزم و حوصلہ میں بڑھے ہوئے قاری حذیفہ ۱۹۶۸ء میں سلانوالی کے ممتاز عالم دین اور کونسلر بلدیہ قاری محمد ادریس کے ہاں پیدا ہوئے۔ چنیوٹ اور فیصل آباد سے تکمیل تعلیم کے بعد عرصہ تین سال سے جھنگ میں اخوت و محبت اور بھائی چارے کا آفاقی پیغام سنا رہے تھے۔ دینی تڑپ اور اسلامی نظام کے عملی نفاذ کی

خواہش نے انہیں جمعیتہ علماء اسلام سے وابستہ کردیا تھا۔ پر جوش مقرر اور دلیل سے بات سمجھانے والے قاری حذیفہ اتحاد امت کے داعی تھے۔

قافلہ صدق و وفا کے ایک اہم رکن حافظ حبیب الرحمان ضلع لاہور میں پیدا ہوئے خان پور میں رہائش پذیر تھے۔ واپڈا میں ملازمت کی وجہ سے جھنگ میں رہائش رکھتے تھے۔ دینی مذاج اور دینی ماحول ملنے کی وجہ سے علماء سے قربت گہری تھی۔

اگرچہ جمعیتہ علماء اسلام کے بنیادی رکن نہ تھے لیکن ان کی ہمدردیاں جمعیتہ ہی سے تھیں۔ جمعیتہ کے رہنماؤں سے گہری وابستگی ہی ان کی شہادت کا سبب بنی اور وہ حیات جاوداں پاگئے۔

ملک میں جب بھی اسلامی انقلاب کی بات ہوگی، جب بھی تذکرہ صدق و وفا ہوگا جب بھی جھنگ کی خوں رنگ تاریخ لکھی جائے گی جب بھی جمعیتہ علما اسلام کے مخلص کارکنوں کا تذکرہ ہوگا جب بھی روشنی کی بات ہوگی جب بھی اتحاد امت کے علمبرداروں کی بات ہوگی جھنگ میں شہید ہونے والے جمعیتہ کے یہ رہنما، یہ ساتھی، یہ دوست یہ مخلص کارکن ضرور یاد آئیں گے اللہ رب العزت ان کی قبروں کو نور سے بھر دے اور ان کی بخشش فرمائے (آمین) ●

تعارف و تبصرہ

ذریعة الوصول الی جناب الرسول ﷺ

مولف علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی

مرتب و مترجم مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ناشر مکتبہ لدھیانوی۔ جامع مسجد فلاح۔ فیڈرا بی ایریا۔ نصیر آباد بلاک نمبر ۱۴ کراچی ۳۸

نبی آخر الزمان ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ میں بہت زیادہ فضیلت آئی ہیں۔ علامہ سخاوی درود شریف کے فضائل بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"درود شریف پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت بھیجتے ہیں۔ خطاؤں کا کفارہ ہوتا ہے، اس سے اعمال بڑھتے اور پاکیزہ ہوتے ہیں۔ درجے بلند ہوتے ہیں۔ گناہوں کی بخشش ہوجاتی ہے۔ درود شریف اپنے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتا ہے درود شریف پڑھنا غلاموں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اس کے لئے شفاعت واجب ہوجائے گی۔ عرش الٰہی کے سائے میں جگہ ملے گی۔ حوض کوثر پر حاضری نصیب ہوگی۔ درود شریف پڑھنے والے کو آنحضرت ﷺ سے سب سے زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے اس کے علاوہ اور بے شمار فضائل ہیں"۔

ان فضائل کی وجہ سے ہر صاحب علم و عمل بزرگ کی خواہش رہی کہ درود شریف کے سلسلے میں وہ اپنا ذوق و ہدیہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت عالیہ میں پیش کرے اور اخروی سعادت حاصل کرے۔ لیکن چونکہ معاملہ بہت نازک ہے اس لئے ہر مولف، درود شریف یا سیرت النبی ﷺ پر کچھ لکھتے ہوئے احتیاط کے پہلو کو ملحوظ رکھتا ہے۔

مرشدی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کو اللہ تعالیٰ نے قلمی جہاد کے لحاظ سے خصوصی ذوق، عطا فرمایا ہے۔ مختلف موضوعات پر حضرت کی کتابیں مقبولیت عامہ حاصل کرچکی ہیں خصوصاً "تحفہ قادیانیت" "اختلاف امت اور صراط مستقیم" عہد نبوت کے ماہ و سال، آپ کے مسائل اور ان کا حل چھ جلدیں، سیرت عمر بن عبدالعزیز کے، کئی کئی ایڈیشن طبع ہوچکے ہیں، زیر تبصرہ کتاب کے بارے میں خود فرماتے ہیں:

" اس ناکارہ کی عرصہ سے آرزو تھی کہ درود شریف پر ایک رسالہ تالیف کروں اور اسے آنحضرت ﷺ کی بارگاہ عالی تک رسائی کا ذریعہ بناؤں لیکن اس خیال سے شرم آتی تھی کہ اس موضوع پر اکابر کے بہترین رسائل موجود ہیں۔ ان اکابر کی ان بابرکت تالیفات کے بعد اس موضوع پر یہ روسیاہ کیا لکھے گا اور اس کی کیا قیمت ہوگی لیکن حق تعالیٰ شانہ کے لطف و عنایت کے قربان جایئے کہ اس مولائے کریم نے غیب سے دستگیری فرمائی اور اس دیرینہ آرزو کے بر آنے کی شکل پیدا فرمادی"۔

علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی" سندھ کے مشہور محدث اور تحقیقی کتابوں کے مولف ہیں اور ان کی کتب کو اہل علم حلقہ میں سند کا درجہ حاصل ہے۔ درود شریف پر ان کی فارسی زبان میں نادر کتاب ایک طرح سے نایاب ہوچکی تھی اور فارسی میں ہونے کی وجہ سے اس سے استفادہ ممکن نہیں تھا، اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب زید مجدھم نے ترجمے کے ساتھ تین طریقے میں اس کو مرتب کیا۔

۱......اصل کتاب کو عربی میں ٹائپ میں کمپوز کراکر اس کا اردو ترجمہ و تشریح فرمائی، اور اس کو کتابی شکل میں مرتب کردیا۔ آخر میں اصل کتاب کا عکس چھاپ دیا تاکہ اہل تحقیق حضرات اس سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔

۲......مولف موصوف نے کتاب میں جن درود شریف کو جمع کیا تھا ان درود شریف کو الگ کرکے ہر روز کی منزل کے حساب سے مرتب کرکے کتابی شکل دے دی تاکہ وظیفہ کے طور پر پڑھنے والے حضرات اس سے استفادہ کرسکیں۔

۳......درود شریف اور ان کا ترجمہ کرکے کتابی شکل میں مرتب کردیا تاکہ عربی سے ناواقف حضرات درود شریف کے مفہوم کو بھی سمجھیں اور ان میں درود شریف پڑھنے کا ذوق و شوق پیدا ہو۔ تینوں صورتوں میں کتاب موجودہ دور میں نبی اکرم ﷺ سے عقیدت و محبت رکھنے والوں کے لئے ایک عظیم اور مختصر تحفہ ہے

احیائے اسلام کی عالمی تنظیم ''حزب التحریر'' کے بارے میں مولانا عتیق الرحمان سنبھلی مدیر ''الفرقان'' لکھنؤ کا مکتوب گرامی

محترم مولانا زاہد الراشدی صاحب (مدیر اعلیٰ الشریعہ گوجرانوالہ پاکستان)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

ایک ماہ کے قریب ہوا ''حقوق انسانی'' کے سلسلے میں آپ کا سرکلر الشریعہ کے چند شماروں کے ساتھ موصول ہوا تھا جس سے آپ کی برطانیہ میں آمد کا پتہ چلا۔ اس پر میں نے اپنی کتاب ''طلاق ثلاثہ'' کی ایک کاپی آپ کی خدمت میں لندن والے پتے پر ارسال کی تھی۔ سنا ہے کہ وہ آپ کو مل گئی ہے' مگر ساتھ ہی مولانا عیسیٰ منصوری نے یہ بھی بتایا کہ آپ کا مستقراب نوٹنگھم ہو گیا ہے ملاقات کی امید اور بھی کم ہو گئی ہے۔

میں آغاز نومبر ۹۴ء سے امسال اپریل تک ہندوستان میں رہا۔ واپس آکر ڈاک میں الشریعہ کے کچھ شمارے بھی ملے۔ انہی میں سے ایک میں آپ کا ''کلمہ حق'' ''حزب التحریر کے بارے میں چھپا تھا۔ اس میں کچھ دوسرے علمائے کرام کے ساتھ آپ کی شیخ عمر بکری کے ساتھ جس نشست اور گفتگو کا ذکر ہے' اس کا بطور خبر تذکرہ میں گزشتہ سال ہی یہاں جنگ میں پڑھ چکا تھا جو میرے لیے بہت حیرت کا باعث ہوا تھا۔ بایں معنی کہ یہ صاحب جس انداز سے اس ملک میں خلافت کی تحریک چلا رہے ہیں' کیا اس کی مضرت کی طرف آپ حضرات کا بالکل ہی دھیان نہیں گیا جو ان کو اعتماد کا ایسا زور دار سرٹیفکیٹ آپ نے عطا کر دیا! آپ کی اس خبر کے چند ہی دن بعد ان صاحب کا ایک مفصل انٹرویو جنگ نے شائع کیا تو میرا خیال تھا کہ اب آپ کی توجہ ان کی تحریک کی مضرت کی طرف ضرور مبذول ہو گئی ہو گی' مگر کلمہ حق پڑھ کر پتہ چلا کہ میرا اندازہ بالکل غلط تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی تقاضا ہوا کہ اس سلسلے میں آپ کو بحیثیت مدیر الشریعہ ایک خط لکھ کر درخواست کروں کہ اگر کوئی حرج نہ ہو تو اسے الشریعہ میں ایک قاری کی رائے کے طور پر دے دیں۔

مگر اس کی نوبت نہ آسکی تھی کہ ابھی کوئی ڈیڑھ ہفتہ ہوا' عمر بکری صاحب کے ساتھ میری خود ایک نشست ہو گئی اور اس نے اس تقاضے کو فریضے کے درجے میں پہنچا دیا۔ اب میں اسی نشست کے حوالے سے آپ سے کچھ عرض کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ اسے الشریعہ میں دے دینے پر ضرور غور فرمائیں۔

غالباً ۲۵ر جون کی بات ہے۔ لندن سے باہر ایک دوست کی دعوت پر ان کے یہاں کے جلسے میں شرکت کے لیے جانا ہوا۔ وہاں حزب التحریر کا ایک اشتہار تقسیم ہوا جس میں ان کی تحریک خلافت کی طرف دعوت تھی۔ میں نے بھی ایک عدد لے لیا۔ اس کی ایک کاپی آپ کے لیے بھی منسلک کر رہا ہوں۔ اس کو پڑھ کر اندازہ ہوا کہ اب تک اس تحریک کی مضرت کا جو اندازہ تھا' وہ بہت کم تھا۔ یہ خالص دینی نقطہ نظر سے بھی فتنہ ہے' جبکہ اب تک صرف یہ خیال تھا کہ یہ یورپ میں اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کے خلاف ہے۔ میرے علم کے مطابق آپ انگریزی نہیں جانتے۔ یہ اگر صحیح ہے تو کسی انگریزی دان سے اس کو اردو میں سن لیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا میری اس بات سے کوئی اختلاف نہ رہے گا کہ بے شک یہ دینی لحاظ سے ایک فتنہ ہے' بایں معنی کہ یہ لوگ حدیث اور قرآن کو اپنی ضرورت کے مطابق نہایت غلط طور سے استعمال کرنے میں کامل طور پر بے باک اور بے خوف ہیں۔

میں اس اشتہار کو پڑھ کر متفکر ہوا کہ کیا کیا جاسکتا ہے؟ اگلے ہی جمعہ کو اپنی مسجد پر ان لوگوں کا ایک اشتہار ملا جس میں بکری صاحب کے درس قرآن کے پروگرام کا اعلان تھا اور اس میں یہ وضاحت بھی درج تھی کہ مفسرین اہل سنت والجماعت کے اصولوں کے مطابق۔ قدرتی طور پر فکر اور بڑھی۔ چنانچہ بکری صاحب سے مل کر گفتگو کرنے کا ارادہ کیا اور اگلے ہی ہفتے یہ ملاقات ہو گئی۔ میں نے یہ اشتہار پیش کر کے ان سے تصدیق چاہی کہ یہ انہی کا ہے' انہوں نے تصدیق کی۔ میں نے اس تمہید کے بعد کہ یہ تحریک فلاں وجہ سے اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کی قطعاً'' خلاف ہے اور سوچنا چاہئے کہ جس قوم نے عثمانی خلافت کو تباہ کیا اور جس کا ہاتھ آج بھی ہر مسلم ملک کے اندر اسلام کی سیاسی سربلندی کی روک تھام میں دیکھا جاسکتا ہے' وہ کیونکر نہایت بے فکری سے اس تحریک کو کھلے بندوں کام کرنے کا اپنے ملک میں موقع دے رہی ہے؟ اس سلسلے میں ان کی توجہ اشتہار کے ان حصوں کی طرف دلائی گئی جن میں خلیفہ کا کام یہ بتایا گیا ہے کہ وہ جنگ اور جہاد کے ذریعے دنیا میں اسلام کے پیغام کو پھیلائے گا۔ موصوف نے فرمایا کہ اس مضمون کا اشتہار تو ہم صرف مسلمانوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اس ''احتیاط'' کی بناء پر تحریک کے اس جنگجویانہ پہلو سے یہاں کی قوم اور حکومت بالکل بے خبر ہے اور بے خبر رہے گی۔ اللہ اللہ' سادگی کی یا مخاطب کو سادہ لوح سمجھنے کی بھی حد ہوتی ہے۔

الغرض اس تمہیدی گزارش کے بعد بکری صاحب کی توجہ اس حدیث مندرجہ کی طرف دلائی گئی کہ ''جو شخص . اس حالت میں مرے گا کہ بیعت کا قلادہ

اس کی گردن میں نہ ہو گا' تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔" عرض کیا گیا کہ یہ آدھی حدیث ہے' جو بے شک اس مطلب کے لیے مفید ہے کہ خلافت وجود میں لانے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ جاہلیت کی موت نہ مرنا پڑے' لیکن پوری حدیث پڑھئے تو اس کا کوئی تعلق اس مطلب سے نہیں نکلتا۔ بلکہ یہ اس صورت حال سے متعلق ہو جاتی ہے جبکہ آدمی خلیفہ وقت کی بیعت سے دست کش ہو کر مرے۔ اور یہ اس مقصد کی اکیلی حدیث نہیں ہے' متعدد حدیثیں اس مضمون کی پائی جاتی ہیں جن کا مقصد ہر ممکن حد تک مسلمانوں کی سیاسی استحکام اور خانہ جنگی سے ان کی روک تھام ہے۔ مشکوۃ شریف میں پائی جانے والی ایسی سب احادیث کی فوٹو کاپی میں نے اپنے ساتھ لی ہوئی تھی جو ان کے سامنے رکھ دی۔ مگر میں آپ کو کیا بتاؤں کہ کس ہٹ دھرمی سے اس شخص نے اس فوٹو کاپی کا مقابلہ کیا! اسی طرح وہ حدیث کا "اذا بویع الخلیفتان فاقتلوا احلھما" (ایک خلیفہ کے مقابلے میں دوسرا آدمی خلافت کا دعویٰ کر کے کھڑا ہو جائے تو اس کو قتل کر دو۔) بھلا اس کا بھی خلافت کو وجود میں لانے کی جدوجہد سے کیا تعلق؟ آپ یقین فرمائیں گے کہ جب اول الذکر حدیث کے استعمال پر میرا اعتراض نہ تھما تو موصوف نے یہ دوسری پیش کر دی۔ یہ بھی زیر بحث اشتہار میں موجود ہے۔ میرے خیال میں ان کی اس روش سے ان کی اہلیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بھی جو حدیثیں آپ کو منسلکہ اشتہار میں ملیں گی' وہ سب ایسی ہی قطعی غیر متعلق قبیل سے ہوں گی۔

کاش اس پر بھی بس ہو جاتی۔ اشتہار کا اختتام سورہ حج کی آیت نمبر ۴۰' ۴۱ کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ آپ خود ہی اصل آیت سے ملائیں' خاص طور سے نمبر ۴۱ کا ترجمہ جس میں صلوۃ' زکوۃ' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سب کی تخصیص "استقامت علی الدین" کے الفاظ میں کر دی گئی ہے۔ آیت کے الفاظ ہیں۔

الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ و امروا بالمعروف ونھوا عن المنکر الخ

"(یہ) وہ لوگ (ہیں) کہ اگر ہم ان کو ملک میں قدرت دیں تو وہ نماز قائم کریں' زکوۃ دیں' بھلے کا حکم دیں اور برے سے منع کریں"۔

اس آیت کا جو ترجمہ انگریزی میں دیا گیا ہے' اس میں نہ نماز ہے نہ زکوۃ' نہ امر بالمعروف نہ نہی عن المنکر' بلکہ اس سب کی جگہ یہ الفاظ ہیں (IN THERIR DEEN REMAIN CONSTANT اگر ہم ان کو ملک میں اقتدار نصیب کریں تو "وہ دین پر مضبوطی سے قائم رہیں") آپ یقین کریں گے کہ جب میں نے اس شخص سے اس ترجمے کا جواز پوچھا تو اور بہت سی آئیں بائیں شائیں کے علاوہ آخری بات یہ تھی کہ صلوہ کے معنی کیا ہیں؟ دعا! "صلوہ علی النبی" دعا ہی تو ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

تو یہ ہیں عمر بکری صاحب اپنے (منسلکہ) اشتہار اور اس گفتگو کی روشنی میں! کہ نہ صرف یورپ کے اس پروپیگنڈے کو جیتا جاگتا ثبوت مہیا کر رہے ہیں کہ اسلام کا احیا ایک خوفناک اور خونخوار طاقت کا احیا ہے' بلکہ ساتھ میں مسلمانوں کے دین کے لیے بھی وہ علامہ مشرقی والے فتنے سے کم نہیں ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ آپ اس عریضے کے ساتھ منسلکہ اشتہار کا ترجمہ بھی شائع کریں۔

(عتیق الرحمان) دستخط

حزب التحریر کے امیر الشیخ عمر محمد بکری سے ملاقات

ورلڈ اسلامک فورم کے راہنماؤں مولانا زاہد الراشدی' مولانا محمد عیسیٰ منصوری اور مولانا قاری محمد عمران خان جہانگیری ۱۵ر اگست ۱۹۹۵ء کو لندن میں حزب التحریر برطانیہ کے امیر الاستاذ عمر بکری محمد سے ملاقات کی اور ان کی نگرانی میں چلنے والے "الشریعہ کالج" کا معائنہ کیا۔ "الشریعہ کالج" میں مسلم نوجوانوں کو اصول دین (اصول تفسیر' اصول حدیث اور اصول فقہ) کی تعلیم دی جاتی ہے اور الاستاذ عمر بکری محمد نے اس سلسلہ میں اہل السنت والجماعت کے فقہی مذاہب کے اصولوں کے تعارف پر مشتمل ایک مفصل کورس تیار کیا ہے جو الشریعہ کالج میں پڑھایا جاتا ہے۔ فورم کے راہنماؤں نے حزب التحریر کے سربراہ سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا اور انہیں ۱۳ر اگست کو لندن میں "دعوت اسلام" کے لیے منعقد ہونے والی حزب التحریر کی کامیاب ریلی پر مبارک باد پیش کی۔ اس سے قبل الشیخ عمر بکری محمد نے ورلڈ اسلامک فورم کے سرپرست حضرت مولانا عبد اللہ پٹیل مدظلہ العالی سے ان کی بھارت روانگی سے قبل ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی اور مختلف معاملات پر ان سے تبادلہ خیال کیا۔

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

اخبارِ ختمِ نبوّت

پاکستان میں آج تک کسی قادیانی پر ظلم نہیں ہوا، ختم نبوۃ کانفرنس سے

علماء کرام کا خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) مرزا طاہر اور قادیانی جماعت پوری دنیا میں عموماً" اور یورپ میں خصوصاً" پاکستان اور مسلمانان پاکستان کے خلاف جو مذموم پروپیگنڈہ کر رہے ہیں وہ آئین اور دستور کے سراسر خلاف ہے حکومت کو چاہئے کہ وہ اس کا سختی سے نوٹس لے۔ قادیانوں نے پاکستان اور مسلمانان پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ بند نہ کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ قادیانی جماعت کے پروپیگنڈہ کا ہر پلیٹ فارم پر بھرپور جواب دے گی۔ پاکستان میں آج تک کسی قادیانی پر ظلم نہیں ہوا ان کو دوسری اقلیتوں سے زیادہ حقوق حاصل ہیں قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہلانا چھوڑ دیں حقوق انسانی کی عالمی تنظیمیں سروے کرائیں کہ قادیانی پر مظالم ہوتے ہیں یا نہیں یا قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں پر مظالم کئے جاتے ہیں حکومت پاکستان سفارتی ذرائع استعمال کرکے قادیانیوں کے پروپیگنڈہ کا جواب دے۔ ان خیالات کا اظہار ختم نبوۃ کانفرنس منعقدہ جامع مسجد چار مینار ڈالمیا میں خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی نظام الدین شامزی، مفتی منیر احمد امیر مجلس تحفظ ختم نبوۃ کراچی، مولانا امجد تھانوی اور مولانا شمس الحق مشتاق نے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ قادیانیوں کا ہر سطح پر مقابلہ کر رہی ہے اور حکومت پر بار بار واضح کیا ہے کہ کراچی اور دیگر مقامات میں حالات کے خراب کرنے میں سرکاری عہدوں پر فائز قادیانی افسران کا ہاتھ ہے گزشتہ دنوں پولیس کے بعض افسران نے مظلوم مسلمانوں کو بے جا قید میں رکھ کر مظالم کئے اور ان کو پاکستان سے متنفر کرنے کی کوشش کی کہوٹہ پلانٹ میں قادیانی افسران جاسوسی کرتے ہوئے گرفتار ہوئے مسٹر ظفراللہ نے قائد اعظم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی آج بھی قادیانی پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ حکومت اس کا فوری طور پر نوٹس لے۔ کانفرنس سے مولانا احسان اللہ ہزاروی، مولانا نعیم امجد سلیمی، علامہ مختار بہادر حقانی نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بھر میں قادیانیوں کی عبادت گاہیں موجود ہیں۔ انہیں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری آزادی ہے لیکن اس کے باوجود قادیانی بیرونی ممالک میں پاکستان میں اپنے اوپر مظالم کا سراسر جھوٹا پروپیگنڈہ کرکے سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں جبکہ اب بھی کلیدی عہدوں پر قادیانی افسر موجود ہیں۔ کانفرنس کے اختتامی خطاب میں جامعہ انعام الحسن کے مدیر مولانا محمد صابر شیرازی نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر خصوصی نظر رکھیں اور اس فتنے کے خلاف ڈٹ کر حب رسول کا ثبوت دیں۔

مسلمان توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم کو برداشت نہیں کریں گے

کراچی (پ ر) شبان ختم نبوۃ کے مرکزی امیر مولانا مفتی منیر احمد اخون، جنرل سیکریٹری محمد طارق صدیقی، عبدالکریم اور محمد عامر نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے وکلاء پینل کے چیئرمین کے بیان کی پر زور حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ دراب پٹیل سمیت ہیومن رائٹس کمیشن کے تمام عہدے داروں کو آئین میں شامل توہین رسالت کے قانون کی توہین سے روکا جائے۔ ان حضرات نے کہا کہ مسلمانان پاکستان ایک عرصے سے ان دشمنان اسلام کی سرگرمیوں کو دیکھ رہے ہیں لیکن ہم آئین اور قانون کے دائرے میں تمام معاملات کو طے کرنا چاہتے ہیں۔ حکومت ان فتنہ انگیز عناصر کی تحریروں اور تقریروں پر پابندی لگائے

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر الف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۷۴۵۵۷۳ —

نئی، مفید ترین

سُعالین

گزشتہ ساٹھ سال سے انکشافاتِ حاضرہ اور اکتشافاتِ جدیدہ سے ہم آہنگ
کھانسی، نزلہ و زکام کے لیے سب سے مفید اور سب سے موثر کھانسی کی ٹکیاں

انکشافاتِ ماضی اور اکتشافاتِ جدیدہ نے ہر طرح ثابت کر دیا ہے کہ نباتات ہی ہیں جو جسمِ انسانی میں کوئی غیر طبعی ہنگامہ آرائی کیے بغیر شفائے امراض کا سامان کرتی ہیں۔

ہمدرد اس اندازِ فکر کا پُرجوش حامی رہا ہے۔ ملکی اور عالمی سطح پر۔ تحقیقاتِ نباتات کو ہمدرد نے اپنا موضوع بنائے رکھا ہے۔

آج ساری دنیا بھرپور اعترافات کے ساتھ نباتات سے شفائے امراض پر متوجہ ہو چکی ہے۔ اسی لیے سُعالین جس طرح پاکستان میں ایک بہترین دوائے شافی کے طور پر مقبول ہے اسی طرح دنیا بھر میں سُعالین کو قبولِ عام حاصل ہے۔

خاص طور پر تیار کردہ نئی اسٹرپ پیکنگ تاکہ سُعالین کے نازک ضروری اجزاء مکمل طور پر محفوظ رہیں اور استعمال پر سُعالین تیر بہدف ثابت ہو۔

سُعالین جوشاندے کا جوہر ہے۔ تین ٹکیاں گرم پانی میں ڈال کر نوشِ جاں کیجیے۔ نزلہ، زکام اور کھانسی سے راحت پائیے۔

جب کھانسی کا ٹھسکا ہو، ایک ٹکیہ سُعالین منہ میں ڈال کر چوسیے۔ منٹوں میں راحت پائیے۔ ہر قسم کی کھانسی کے لیے مفید ترین۔ سُعالین

مدینۃ الحکمۃ
تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعاتِ ہمدرد خریدتے ہیں۔ جائز منافع بین الاقوامی شہرِ علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ ... شریک ہیں۔

ہمدرد

Adarts-SUA-1/93

or that particle of sincerity in the spillovers of the arch-liar pseudo-Messiah. It is futile to have any expectation from you. Yet, millions of thanks to Allah that my shout-out browbeat you, sending shivers running down the bones of the sham Messiah's progeny; fear and anxiety gnawed their hearts at the spectre of my Mubahala with Mirza Tahir. I repeat, your falling into jitters is not due to any excellence on my part because I am rather an unworthy and incapable ummati but this awe is a miracle of the truthfulness of our Prophet صلی اللہ علیہ وسلم (My life in sacrifice for him صلی اللہ علیہ وسلم)

﴿وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾

(اسراء ۸۱:۱۷)

"Say, Truth has come and Falsehood has vanished away. Verily Falsehood is ever bound to perish.

(Quran, Al-Isra, 17:81)

POINT NO. 4

Your Secretary Sahib writes: "Mubahala is the name of asking for decision through invocation from Allah, the Exalted, but gathering together of parties (to dispute) at some specified place is not necessary by the (interpretation) of the verse of Mubahala. Therefore, your asking to come out at Minar-e-Pakistan or at some other place on such and such date at such and such time means nothing but your fleeing away from Mubahala"?

I have just said that I am shouting out at Mirza's progeny to come into the arena of Mubahala but they do not. Therefore, who is running away from the ring? Bravo! Your shamelessness! You are running away yourself and while running you say I am running away. Clever is the thief who, when the house-inmates wake up and shout "thief, thief", also starts shouting "thief, thief" and thus disappears in darkness. But Mirza Tahir, your cleverness will no more pay you dividend. Darkness of night is gone and light of morning has appeared. The face of arch-liar Messiah's progeny has been search-lighted.

I have written that the Ayat of Quran Hakeem and holy actions of the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم both confirm that the manner of holding a Mubahala requires the two parties to bring out their children, women and relatives, in an open ground face to face. But what is the use of quoting references to you because you have neither any faith in the Quran nor you give any credence to the holy actions of the personality to whom the Quran was revealed(صلی اللہ علیہ وسلم) Therefore, you coined a new sense to the word Mubahala for the sake of your advantage.

But I will not stop at only saying that, since there is a proverb which says: take the liar to his mother's house. But, I take you to your grandfather's house. What did your dear grandpa do? He declared that parties to a Mubahala must meet by appointment at some fixed place and time, for a face-to-face confrontation. Listen intently! Here are three examples set by your grandpa if you have some faith in him

Example No. 1

In 1886, Mirza Qadiani, your grandfather, invited the Aryans to a Mubahala and wrote:

"اگر کوئی آریہ ہمارے اس تمام رسالہ کو پڑھ کر پھر بھی اپنی ضد کو چھوڑنا نہ چاہے اور اپنے کفریات سے باز نہ آوے تو ہم خدائے تعالیٰ کی طرف سے اشارہ پا کر اس کو مباہلہ کی طرف بلاتے ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ ص ۲۸۰۔ مندرجہ روحانی خزائن ج ۲ ص ۲۳۲)

"If some Arya (Samaji) having read this whole pamphlet of ours does not want to leave his obstinacy and does not turn back from his blasphemies, then on a token received from Allah the Exalted we call him towards Mubahala".(*Surma-e-chashm Arya,* p.280).

Again in the same book on pages 300-301, Mirza Ghulam Ahmad wrote:

"آخر الحیل مباہلہ ہے جس کی طرف ہم پہلے اشارات کر آئے ہیں۔ مباہلہ کے لئے وید خوان ہونا ضروری نہیں ہاں باتمیز! ایک باعزت اور نامور آریہ ضرور چاہئے جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑ سکے سو سب سے پہلے لالہ مرلیدھر صاحب اور پھر لالہ جیونداس صاحب سیکرٹری آریہ سماج لاہور اور پھر منشی اندرمن صاحب مراد آبادی، اور پھر کوئی اور دوسرے صاحب آریوں میں سے جو معزز اور ذی علم تسلیم کئے گئے ہوں مخاطب کئے جاتے ہیں کہ اگر وہ وید کی ان تعلیموں کو جن کو کسی قدر ہم اس رسالہ میں تحریر کر چکے ہیں۔ فی الحقیقت صحیح اور سچ سمجھتے ہیں اور ان کے مقابل جو قرآن شریف کے اصول و تعلیمیں اسی رسالہ میں بیان کی گئی ہیں ان کو باطل اور دروغ خیال کرتے ہیں تو اس بارے میں ہم سے مباہلہ کر لیں اور کوئی مقام مباہلہ کا برضامندی فریقین قرار پا کر ہم دونوں فریق تاریخ مقررہ پر اس جگہ حاضر ہو جائیں۔"

(سرمہ چشم آریہ ص ۳۰۰۔۳۰۱۔ مندرجہ روحانی خزائن ج ۲ ص ۲۵۰) ○

"پیشگوئی میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ اس کے بعد یعنی اس کے مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے۔ اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائیں گے۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام۔ پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔"

(تریاق القلوب ص ۱۵۵ طبع اول ص ۱۵۶ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۳)

"The prediction contains these words also that after the death of that child, the disease of sterility will infect mankind. It means those born later will resemble animals and beasts but real humanity will have disappeared from the face of the earth. Lawful will not be lawful for them (i.e., in the subsequent progeny of mankind and prohibitions will not be prohibitions. Therefore, Resurrection will set upon them".

(Ibid p.355).

This explication from Mirza Qadiani means that after his own death (1) those born in mankind shall be without any civility or human virtue; (2) they will resemble beasts and brutes; (3) they will not discriminate between lawful and unlawful; (4) that commotional distress of the Doomsday will devolve over them. Mirza Tahir Sahib, I add nothing to it from my side. What can I and who am I? It is your own grandpa who has called you so and so. I'll merely request you kindly to figure out the face of your Secretary sahib in this mirror and don't forget to recognise the beastly countenance of your good self too in this mirror which your sire, the papa-grandee manufactured through his evil genius.

I comment on the situation for the benefit of the Qadianis. If Mirza Qadiani is the promised Messiah, if people born after his death are brutes, if no human excellence is left in them except savagery then establish your own status, Mirza Tahir Sahib, and along with yours, the status of your party individuals who were born after Mirza Qadiani's death on 26th May 1908.

Mirza Tahir Sahib, I am sorry your grandpa has included you and all Qadianis in the category of savages and brutes. He has made you and all Qadianis outcasts from humanity. Now there are two alternatives before you all: If you and your Qadianis want to get back into the fold of humanity then deny your sire grandpa's Messiahship; otherwise second choice for you and for all Qadianis is that you prefer to remain beasts, in terms spoken by your grandpa, Mirza Ghulam Ahmad, in his book as I have quoted him. In case your choice and the choice of all Qadianis is to remain beasts then none of you shall have any civility or human virtue and lawful will not be lawful and unlawful will not be unlawful for you all. Tell me now, can such human-faced animals possess nobility! An animal because he is an animal has no concept of legalities and, therefore, is unable to discriminate between lawful and unlawful, such as between wife and daughter. Therefore, if I am censured as a person who does not possess an atom of nobility how can I take it ill from the mouth of beastly men?.

The second blame which your Secretary Sahib has placed on me is that I am undertaking a path of flight from Mubahala rendezvous. If a person has read those of my words which were written in prominent characters in my original reply to you (vide *Reply to Mirza Tahir's Challenge of Mubahala*, p.27), he must say you are a great liar because, having accepted your Mubahala Challenge, I had addressed you thus:

'FAQIR VERSUS FASCIST'

"COME! FACE THIS FAQIR IN THE GROUND OF MUBAHALA. COME! WIDEN YOUR EYES AND OPENLY SEE THE SPECTACLE OF MY KIND MASTER'S MANIFESTATION OF TERRIBLE WRATH AND IREFUL INDIGNATION FALLING ON YOU. ALLAH'S PROPHET صلی اللہ علیہ وسلم *SAID THAT IF CHRISTIANS OF NAJRAN HAD COME OUT FOR MUBAHALA NOT ONE BIRD ON THEIR TREES WOULD HAVE SURVIVED. COME! COME OUT TO SEE AGAIN THE MIRACLE OF KHATME NUBUWWAT OF ALLAH'S PROPHET* صلی اللہ علیہ وسلم *ON THE GROUND OF MUBAHALA.*

After that, I had predicted your flight from my challenge: "because you know that will mean your jumping into the inferno of leaping fire that will lick every thing. On the contrary you would surely prefer doing the way your father and grandfather did, rather than stepping into the arena of Mubahala against this humble Ummati of Allah's Prophet صلی اللہ علیہ وسلم

I am glad my prediction of your flight came true. If there is any bit of honour left in you, it is time you jump into the arena, to show at least this much to the world that my prediction had gone untrue. But, alas! Where is that jot of inviolability

derogatory remarks nor abused them. Impossible, if they ever felt proud over their perfections or indulged in self-admiration! They never stooped to bragging or boasting under promptings of selfishness. In short, Divine favour was granted to them by Allah. Whatever they did was due to Allah's bounty, beyond personal parameter and sans any human achievement".

(Khatam un Nabieen, Urdu translation, pp.232-233, published by Majlis-e-Tahaffuze Khatme Nubuwwat, Multan).

Mirza Tahir Sahib! not a single quality quoted above is visible in your pseudo-prophet. The inverted manner of your preachings and your diametrically opposed methods are irrefutable proofs of your voidness. But what lesson can those, who are unable to identify black from white even in broad daylight, draw from true prophetic demeanour.

POINT NO. 3

Your Secretary Sahib writes: "If there was one bit of nobility in you, you should have accepted the challenge of Mubahala of Imam Jamaat Ahmadiya in a straightforward manner so that the world would have known that you are truthful and you would not have thought of undertaking the path of flight".

In this sentence you have passed two strictures on me, one, that there is not a bit of nobility in me and secondly, that I have undertaken the path of flight.

For the former, I don't need any certificate of nobility from you. Still, if you say I am ignoble, I don't mind to be called so because do I not know that you have sprouted from spill-overs of Mirza Qadian, the same Mirza whose habit was to use filthy language against his adversaries. Some of his abuses are listed in the book, *Mughallazat-e-Mirza* and what people thought of him, I quote: "For use of bawdy terms, obscene words, foul language, abuses and curses, Mirzaji had obtained exclusive right from the king's court. He is an acknowledged adept in this art". (Page 70).

Mirza Ghulam Ahmad abused his opponents in such terms as: *dogs, sons of bitch, swine* and addressed them as *bastards, sons of prostitutes*, etc. Therefore if the Jamaat of this 'Noble' patriarch calls me ignoble, thanks indeed for this light epithet.

In this context, I tell you now, Mirza Tahir, about a certain mirror which nobody else but your own papagrandee manufactured. How did it get manufactured, I tell you about it. It started like this. There was a gentleman by name, Shaikh Akbar, (Allah's mercy on him). He wrote a book *Fusus ul Hikam* in which he made certain predictions regarding the final birth in mankind. Explaining the contents of this book your grandpa wrote these words:

وعلى قدم شيث يكون آخر مولود يولد من هذا النوع الإنسانى وهو حامل أسراره، وليس بعده ولد فى هذا النوع فهو خاتم الأولاد وتولد معه أختٌ له فتخرج قبله ويخرج بعدها يكون رأسه عند رجليها، ويكون مولده بالصّين ولغته لغة بلده، ويسرى العُقم فى الرجال والنساء فيكثر النكاح من غير ولادة، ويدعوهم إلى الله فلا يجاب.

(ترياق القلوب صـ۳۵۴)

"And the final man to be born in mankind shall be a follower of Hazrat Sheesh, (Allah's peace on him). This person will be a repository of secrets of Hazrat Sheesh. After the birth of this person none will be born in this mankind. Along with him, a sister shall also be born who shall precede him in birth and his head will joint the feet of the baby girl. His birth shall be in China and his language shall be the tongue of his town and (after his birth) the disease of unproductivity will creep in men and women, that is, there shall be numerous marriages but no birth of children. This child (when grown up) will call people towards Allah the Exalted but nobody would listen to him".

(Tiryaqul Quloob, p.354).

Mirza Qadiani's old habit was that when any type of prediction caught his eye he would mould it upon himself. Therefore, having read the prediction of Shaikh Akbar, he declared that this related to the 'promised Messiah'. Since he claimed messiahship for himself he announced that the prediction should be related to him. But, in order to do so, one problem arose: the child would be the last of the mankind with no more births after him and after his birth all men and women would go barren. How could this prediction fit upon Mirza because generations and lineages not only continued during Mirza's times but are also still continuing. To sort out this anomaly, Mirza reached the height of his foolishness when he explicated the prediction thus:

PART 5

Final Rejoinder to Mirza Tahir

(LAST NAIL IN QADIANI COFFIN)

By
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by:
K. M. Salim

Edited by:
Dr. Shahiruddin Alvi

Conduct and Life-style of Holy Prophets

By way of a summary in *Khatam un Nabieen* (para No.130), Hazrat Imam ul Asr Maulana Muhammad Anwar Shah Kashmiri, (Allah's mercy on him), has commented on the lives of the Prophets as lived by them. For your edification, I produce a translation of an excerpt from it.

He says: "We should study the holy conduct and sacred disposition of the respected prophets in their life-histories and the Quran Hakeem. If one analyses whatever is mentioned in their respect by way of questions and answers it shall be seen that matters pertaining to these personages were based on the following virtues:

"Reliance, confidence, uprightness, submission, endurance, self-restraint, resoluteness, magnanimity, modesty, constancy, mildness, dignity, nobleness, excellence, generosity, penitence, repentance, sincerity, selflessness, purity, wisdom, mercy, attachment, temperateness in beliefs, coolness of bosom, credence and intelligence like the dawning day, love and compassion for Creation, trustworthy, truthful, trustee, kind, clement, chaste, abstinent, neat, clean, abstemious, recoursing to Allah, faith in invisible resources, disinclined towards worldly deliciousness in all eventualities, adhering to Allah and forsaking the rest, disregard of worldly goods, unconcerned with riches, embarking on heritage of knowledge, dismissing mundane trifles or money, leaving legacy of learning and noble conduct, abandoning the superfluous, guarding their tongue, supporting the truth in all cases and circumstances, and following it up. Their outward appearance conforms to their inward state, without any breach, deviation or derangement. They don't advance lame excuses, improper pleas or perverse interpretations, and do not resort to deceitful stratagems for fulfilling their tasks. They prefer Allah's ways over worldly contrivances, shun material connections, adore Allah in misfortunes, thanksgiving and hymning Him in multitudinous situations, remember Him all the time, recite His Praise every breath, train and teach Allah-gifted knowledge to people under His Favour with human affability without philosophizing or sermonizing. In them is found complete surrender, total obeisance, perfect servitude to Allah and a satisfaction deeply imbedded in constancy. These personages, during their life in the world, never entertained flattery, never compromised with unbelievers, never retreated under any pharaonic intimidation. Greed, covetousness or avidity never stigmatised their holy cloak, not an invisible stain even. Never were they attracted towards desire, lust, ambition or egotism, except Allah's love. Virtuous deeds, by their performance or knowledge, saw no variation from them. Argumentation, refutation and altercation were not their practice. They never blamed people nor lampooned them nor passed

سلسلہ نمبر۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر۱.... مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات کے بارے میں لکھی گئی کتاب "سیرۃ المہدی" کا مصنف کون ہے؟

سوال نمبر۲.... مرزا غلام احمد قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ وہ مکہ یا مدینہ میں مرے گا۔ یہ پیش گوئی کس کتاب میں درج ہے؟

سوال نمبر۳.... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کس کتاب میں آریوں کو مباہلے کا چیلنج دیا تھا؟

شمارہ ۱۷ کے خوش نصیبوں کے نام

بلال حسین، اٹک۔ محمد وحید، مانسہرہ۔ محمد اعظم فاروقی، بہاولپور

شمارہ ۱۷ کے جوابات

۱.... حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ

۲.... ۱۹۰۱ء میں

۳.... مجدد

ٹوکن شمارہ ۲۰ سلسلہ نمبر۷

نام ____________________

ولدیت ________________

مکمل پتہ ________________

____

ذاتی مصروفیات ______________

____

اہم ہدایات:

۱.... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲.... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳.... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین

کے زیر اہتمام سالانہ رد قادیانیت ورد عیسائیت کورس

۱۵ تا ۲۸، شعبان (۱۴۱۶ھ) 2 تا 20 جنوری 1996ء

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) جھمیں

- ★ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
- ★ حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی
- ★ حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
- ★ حضرت مولانا عبداللطیف مسعود
- ★ حضرت مولانا زاہد الراشدی
- ★ حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی
- ★ حضرت صاحبزادہ طارق محمود
- ★ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
- ★ جناب الحاج اشتیاق حسین
- ★ جناب محمد متین خالد (ایم اے ایل ایل بی)
- ★ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
- ★ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی

اور دیگر ماہرین فن لیکچرز دیں گے۔

کورس میں شرکت کے لئے درجہ رابعہ یا اس سے اوپر میٹرک یا اس کے اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔
کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں
شرکاء کو کاغذ۔ قلم۔ رہائش۔ خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔ (موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔)
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائینگی۔
وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائینگے ان کو رہائش۔ خوراک کی سہولت دی جائیگی البتہ تعلیم 10 شعبان کو شروع ہوگی۔
آج سے ہی تمام ہی خواہانِ مجلس، دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں سادہ کاغذ پر بھجوائیں۔

نام ______________ ولد ______________

مکمل پتہ ڈاک ______________

تعلیم ______________ پیشہ و دیگر کوائف ارسال کریں۔

درخواستوں کے لئے پتہ (حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون: 40978